یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.



منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶
۱۱۰_۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی ـ اردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ذ"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات وسعی مالاکلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتابُ الذال المعجمة

ذ - حروفِ تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے نواں حرف ہے۔ حسابِ جمل میں اس کا عدد سات سو ہے۔

بابُ الذّالِ مع الهمزة

ذا - اسم اشارہ ہے۔ جس سے مفرد مذکر قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر متوسط[1] ہو تو:

ذَاكَ کہتے ہیں (اور اگر بعید ہو تو):

ذٰلِكَ کہتے ہیں یا ذَالِكَ (تو ذٰلِكَ میں ذَا اسم اشارہ ہے اور کاف خطاب کی ہے۔ اور لام یا ہمزہ بعد کی علامت ہے) کبھی ذَا پر ہائے تنبیہ لاتے ہیں تو هٰذَا کہتے ہیں۔

ذٰلِكُمَا اور ذٰلِكُمْ اگر مخاطب دو یا زیادہ ہوں تو کہیں گے (بعض نے کہا ہر حال میں ذَالِكَ کہہ سکتے ہیں۔ تو یہ کاف، مطلق خطاب کے لئے ہے خواہ مخاطب مفرد ہو یا متعدد مگر یہ قول صحیح نہیں ہے۔

ذَأْبٌ - جمع کرنا، ہانکنا، ڈرانا، تحقیر کرنا، برائی کرنا، گیسو بنانا، زور سے آواز کرنا۔

اِنَّكَ كُنْتَ مِنْ ذَوَائِبِ قُرَيْشٍ۔ تو قریش کے معزز اور اشراف لوگوں میں سے نہیں ہے۔

ذَوَائِبُ (جمع ہے ذُؤَابَةٌ کی بمعنی) گیسو۔

ذُؤَابَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی (پھر مجازاً عزت اور بزرگی اور شرف وکمال کے لئے استعمال کرنے لگے)۔

[1] یعنی نہ زیادہ دور نہ زیادہ قریب۔ ۱۲ منہ

خَرَجَ مِنْكُمْ اِلَيَّ جُنَيْدٌ مُتَذَائِبٌ۔ تمہارے پاس سے میری طرف ایک چھوٹا سا کمزور بے قرار لشکر نکلا۔

تَذَاءَبَتِ الرِّيْحُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی (ادھر ادھر سے ہوا اضطراب کے ساتھ آئی، کمزوری کے ساتھ۔

ذِئْبٌ - بھیڑیا لانڈگا (اس کی جمع اَذْؤُبٌ اور ذُؤْبَانٌ ہے۔)

مُسِخَ الذِّئْبُ وَكَانَ اَعْرَابِيًّا دَيُّوْثًا۔ بھیڑیا اصل میں ایک گنوار تھا دیوث جس کو اللہ نے مسخ کر کے بھیڑیا بنا دیا (دیوث کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ بھیڑیے کو ذِئْبٌ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چلنے میں اضطراب کرتا ہے)

ذُؤَابَةٌ - بالوں کا وہ حصہ جس کو لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے (اگر اس کو گوندھ کر لپیٹ دیں تو عَقِيْصَةٌ کہیں گے۔ اس کی جمع ذَوَائِبُ ہے۔ جو اصل میں ذَءَائِبُ تھی دو ہمزوں کو ثقیل سمجھ کر پہلے کو واؤ سے بدل دیا)۔

اَلْغُلَامُ الْمُذَأَّبُ۔ گیسو والا لڑکا۔

اَلشَّيْبُ فِي الذَّوَائِبِ شَجَاعَةٌ۔ گیسوؤں میں سپیدی بہادری کی نشانی ہے

ذُؤَابَةٌ - عمامے کے کنارے اور کوڑے کے پھندنے کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ اَبِيْ يُطَوِّلُ ذَوَائِبَ نَعْلَيْهِ۔ میرے باپ جوتوں کے گیسوؤں (تسموں) کو لمبا رکھتے تھے۔

ذَأْرٌ۔ ڈرنا، کنیانا، جرأت کرنا، عادت کرنا، شرارت کرنا، غصہ ہونا۔

لَمَّا نَهَى عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ۔ جب آنحضرت ؐ نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو وہ اپنے خاوندوں پر دلیر ہو گئیں (شرارت کرنے لگیں)

ذَأْفٌ۔ جلدی سے مرجانا (جیسے ذَافَانٌ ہے)۔

إِذْآفٌ۔ جلدی سے مار ڈالنا۔

مَنْ كَانَ مَعَهُ أَسِيرٌ فَلْيُذْئِفْ عَلَيْهِ۔ جس کے پاس کوئی قیدی ہو تو وہ جلدی اس کو مار ڈالے (ایک روایت میں فَلْيُذَفِّفْ عَلَيْهِ دال مہملہ سے، اس کا ذکر اوپر گزر چکا)

ذَأَلٌ یا ذَأَلَانٌ۔ جلدی جلدی یا اترا کر چلنا۔

ذُؤَالَةٌ۔ بھیڑیا یا گیدڑ۔

مَرَّ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ وَهِيَ تُرَقِّصُ صَبِيًّا لَهَا وَتَقُولُ ذُؤَالُ يَا ابْنَ الْقَوْمِ يَا ذُؤَالَهْ فَقَالَ لَا تَقُولِي ذُؤَالُ فَإِنَّ ذُؤَالَ شَرُّ السِّبَاعِ۔ آنحضرت ایک سانولی لونڈی پر سے گزرے، وہ ایک بچہ کو نچا رہی تھی، اور یہ کہہ رہی تھی، ذؤال سردار کے بیٹے ذؤال! آپ نے فرمایا اری ذؤال مت کہہ، وہ تو بڑا خراب درندہ ہے (نہایہ میں ہے کہ ذُؤَال ترخیم ہے ذُؤَالَةٌ کی۔ اور وہ بھیڑیے کا نام ہے جیسے أُسَامَةُ شیر کا۔)

ذَأْمٌ۔ عیب کرنا، حقارت کرنا، ہانک دینا، ذلیل کرنا۔

عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ (حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے فرمایا جب انھوں نے السلام علیکم کے بدل السام علیکم کہا) تم ہی پر موت اور ذلت پڑے (ذَامٌ الف سے اور ذَأْمٌ ہمزہ سے دونوں طرح مستعمل ہے۔ ایک روایت میں دال مہملہ سے، جس کا بیان اوپر ہو چکا)۔

ذَامَةٌ یا ذَمَّةٌ (دونوں مترادف ہیں یعنی) اس کی برائی کی مذمت کی:

ذَأْنٌ۔ حقیر ہونا، ذلیل سمجھنا۔

ذُؤْنُونٌ۔ ایک لمبی گھانس ہے اس کا سر گول ہوتا ہے بعض گنوار لوگ اس کو کھاتے ہیں۔

تَذَأْنُنٌ۔ ذؤنون چننا۔

كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَتَاكَ مِنَ النَّاسِ مِثْلُ الْوَتِدِ أَوْ مِثْلُ الذُّؤْنُونِ يَقُولُ اتَّبِعْنِي وَلَا أَتَّبِعُكَ (حذیفہ نے جندب بن عبد اللہ سے کہا) تم اس وقت کیا کرو جب ایک کیل یا ذؤنون کی طرح دبلا پتلا، حقیر نوجوان کمسن شخص تمہارے پاس آئے گا اور کہے گا تم میری پیروی کرو میں تمہاری پیروی نہیں کر سکتا (حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ ایک گمراہ شخص جو کثرت عبادت و ریاضت سے دبلا ہو گیا ہو اس لئے کہ لوگوں کو اپنا معتقد بنائے، وہ تم لوگوں کے پاس آ کر یہ چاہے گا کہ تم کو بھی بہکا دے اور اپنا تابعدار بنا دے حالانکہ وہ نوجوان کمسن ہو گا مگر معمر بزرگوں سے اپنی پیروی کا خواہشمند ہوگا)۔

خَرَجُوا يَتَذَأْنَنُونَ وَيَتَطَرْثَثُونَ وَيَتَمَغْفَرُونَ۔ وہ نکلے ذؤنون اور طرثوث اور مغافیر چننے کو (طرثوث بھی ایک گھانس ہے اور مغافیر ایک قسم کا گوند ہے جو عرفط کے درخت سے بہتا ہے، شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدبودار)۔

باب الذال مع الباء

ذُبَابَةٌ۔ دبلی پتلی لمبی چھوکری۔

ذَبٌّ۔ دفع کرنا، روکنا، مارے مارے پھرنا، خشک ہو جانا، دبلا ہو جانا، سوکھ جانا۔

رَأَى رَجُلًا طَوِيلَ الشَّعْرِ فَقَالَ ذُبَابٌ۔ آنحضرت نے ایک شخص کو دیکھا اس کے بال بہت لمبے تھے تو فرمایا ایک نحوست ہے یا قائم رہنے والی برائی ہے (اہل عرب کہا کرتے ہیں کہ:

أَصَابَكَ ذُبَابٌ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ۔ مجھ کو اس بات سے ہمیشہ کی ایک برائی لگ گئی۔

شَرُّهَا ذُبَابٌ۔ اُس کی بُرائی قائم رہنے والی ہے۔

رَاَیْتُ اَنَّ ذُبَابَ سَیْفِیْ بُسِرَ فَاَوَّلْتُهٗ اَنَّهٗ یُصَابُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِیْ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ دی کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی مارا جائے گا (آخر ایسا ہی ہوا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے)۔

صَلَبَ رَجُلًا عَلٰی ذُبَابٍ۔ ایک شخص کو ذباب پر سُولی دی (ذُباب ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں)

عُمْرُ الذُّبَابِ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا۔ مکھی کی عُمر چالیس دن کی ہوتی ہے۔

ذُبَابٌ۔ مکھی (اور وہ کئی قسم کی ہوتی ہے، گدھے کی مکھی کتّے کی مکھی، شیر کی مکھی، نیلے رنگ کی مکھی۔ حیات میں ہے کہ یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض نے کہا جانوروں کی لید اور گوبر سے، اس کی جمع اَذِبَّۃٌ اور ذِبَّانٌ اور ذُبٌّ آتی ہے۔ بعض نے کہا ذُبَابٌ ماخوذ ہے ذَبٌّ سے چونکہ وہ بیٹھ جاتی ہے اور دفع کی جاتی ہے)

اَلذُّبَابُ فِی النَّارِ۔ مکھی دوزخ میں جائے گی (نہ اس لئے کہ اس کو دوزخ کا عذاب ہو، بلکہ دوزخیوں کے عذاب کے لئے اُن پر مسلط کی جائے گی وہ ان کو ستائے گی)۔

فَاِنَّمَا ھُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُهٗ مَنْ شَاءَ۔ شہد کیا ہے بارش کی مکھی ہے جس کا جی چاہے اس کو کھائے (بارش کی مکھی کا مطلب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے یہ مکھی پھول وغیرہ کھانے آتی ہے اور شہد اگلتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو جو طائف میں تھا یہ لکھا کہ اگر یہ شہد کا شیکہ اشہد کا دسواں حصہ جو آنحضرتؐ کو دیا کرتا تھا دیتا رہے، تب تو جنگل اُس کے لئے محفوظ کر دے یعنی وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے یا وہاں کی گھانس پھول وغیرہ کوئی نہ کاٹ سکے، اس لئے کہ جب گھانس پھول وغیرہ کاٹ لیں گے تو شہد کی مکھی کو خوراک بہت کم ملے گی اور شہد کم بنائے گی)۔

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءٍ فَلْیَغْمِسْهُ۔ جب مکھی کسی برتن میں گرے تو اُس کو ڈبو دے (کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اس کی عادت ہے کہ پہلے بیماری و جراثیم کا بازو ڈبوتی ہے، یہ ایک الہام الٰہی ہے، اس قسم کی عقل اللہ تعالےٰ نے جانوروں کو دی ہے جیسے علم حیوانات میں بیان کیا گیا ہے۔ بیا اپنا نشیمن کس حکمت سے بناتا ہے اور اندھیری رات میں جگنو لا کر اس میں روشنی کرتا ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک کس خوبصورتی سے جمع کرتی ہے، شیریں علیحدہ کھاری الگ دونوں کو اگر تر ہوں تو پھیلا کر دھوپ میں سُکھا دیتی ہے، ان کو کاٹ ڈالتی ہے تاکہ وہ اُگے نہیں۔ یہ جو فرمایا کہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری کے اثرات ہیں اور دوسرے میں تندرستی کے، تو یہ خلافِ قیاس نہیں، کئی جانوروں میں ایسی تفریق اللہ جل جلالہٗ نے رکھی ہے۔ مثلاً شہد کی مکھی کو دیکھو کہ اس کے پیٹ میں شہد ہے جس میں شفا ہے اور اس کے ڈنک میں زہر ہے۔ بچھو کے ڈنک میں زہر ہے اسی بچھو کو کچل کر ڈنک زدہ مقام پر لگاؤ تو اس کے زہر کی دوا ہے۔ سانپ کو دیکھو اُس کا زہر سمِ قاتل ہے اور اس کا گوشت اثراتِ زہر کو زائل کر دیتا ہے)۔

فَاِنَّهٗ یَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ۔ وہ اس پر سے مظالم کو دفع کرتا ہے۔

وَاَذْنَابُهَا مَذَابُّهَا۔ اُن کی دُمیں، اُن کے پنکھے ہیں (دُم ہلا کر وہ مکھیوں اور کیڑوں کو دفع کرتے ہیں)۔

لَوْ کَانَ لِیْ نَحْوًا مِنْ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا لَاَزَلْتُ ابْنَ اٰکِلَةِ الذِّبَّانِ۔ اگر میرے طرفدار تیس مرد بھی ہوتے تو میں مکھی خور کے بیٹے کو (خلافت سے) ہٹا دیتا (ان کو خلیفہ نہ بننے دیتا) یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ محض افترا ہے جناب امیرؑ پر، کیونکہ اس وقت بنی ہاشم کے سب لوگ اور قریش اور انصار کے متعدد اشخاص آپ کے طرف دار موجود تھے۔ خود ابو سفیان نے جو قریش کا سردار تھا جناب امیرؑ سے یہ کہا تھا کہ خلافت قریش کے ذلیل ترین خاندان

میں چلی گئی، اگر آپ اُٹھتے ہیں تو میں اب بھی اس میدان کو سوار اور پیادوں سے بھر دیتا ہوں، لیکن جنابِ امیر نے قبول نہ کیا، بات یہ ہے کہ آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی فضیلت اور قدامت صحبت اور رفاقتِ نبوی کا انکار نہ تھا۔ مگر آپ کو یہ ناگوار ہوا کہ صحابہؓ نے خلافت کے مشورہ میں آپ کو شریک نہ کیا اور اتنے بڑے اہم کام کو آپ کی رائے لئے بغیر فیصل کر لیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جنابِ امیر کے پاس گئے تو آپ نے یہی فرمایا پھر مسجدِ نبوی میں علیٰ رؤس الاشہاد آکر آپ نے مع سب بنی ہاشم کے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بیعت کر لی)۔

مَنْ ذَبَّ عَنْ حَرِیْمِہٖ جو شخص اپنی جورو اور زنانہ کو (دشمنوں کی زیادتی سے) بچائے۔

ذَبْحٌ یا ذَبَاحٌ چیرنا۔ پھاڑنا، کاٹنا، نحر کرنا، گلا گھونٹنا۔

تَذْبِیْحٌ۔ بہت ذبح کرنا۔

مَنْ وُلِّیَ قَاضِیًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ جو شخص قاضی (جج یا مجسٹریٹ) بنایا جائے، وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا (یعنی گو بدن اس کا صحیح و سالم معلوم ہوگا، مگر اس کا دل اور ایمان تباہ ہو جائے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ چھری ہو تو حلق آرام سے کٹ جاتا ہے، لیکن بغیر چھری اس کو ماریں تو بڑی تکلیف سے مرتا ہے۔ یہی مثال اس قاضی کی ہے کہ وہ بڑی تکلیف کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو عہدۂ قضا کی خواہش کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے سعی و کوشش کرے، لیکن جو شخص زبردستی قاضی بنایا جائے اس کو خواہش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا اور اس کو عدل و انصاف اور ٹھیک فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا)

فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذَبَحَہٗ۔ پھر ایک کاٹنے کا جانور منگوا اُس کو ذبح کیا۔

ذِبْحٌ بہ کسرۂ ذال، وہ جانور جس کو ذبح کریں۔ اور بہ فتحۂ ذال مصدر ہے، یعنی کاٹنا۔

وَاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ ذَابِحَۃٍ زَوْجًا۔ یہ اُمِّ زرع کی حدیث میں ہے (مجھ کو ہر ذبح کرنے کے جانوروں میں سے (یعنی اونٹ گائے بیل بکری اور بھیڑ میں سے) ایک ایک جوڑا دیا۔ اور شہود روایت میں رَائِحَۃٌ ہے)

نَھٰی عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ۔ آنحضرتؐ نے جنوں کے ذبیحہ سے منع فرمایا (عرب لوگوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی مکان خریدتے یا کوئی چشمہ پانی کا نکالتے یا کنواں کھودتے یا کوئی عمارت تیار کرتے، تو ایک جانور وہاں ذبح کرتے اس عمل سے ان کا یہ مطلب ہوتا کہ جنات ان کو نہ ستائیں، گویا یہ جانور جنات کو بھینٹ میں دیا جاتا۔ ہندوستان کے مشرک بھی اب تک ایسا کرتے ہیں کہ مکان کی بنیاد بھرتے وقت یا دروازے چڑھاتے وقت یا کنویں کی بندش کرتے وقت یا مکان کے تیار ہو جانے پر ایک مرغ یا بکرا لاتے ہیں، اس کو وہاں کاٹتے ہیں، اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے وہ ضرر سے محفوظ رہیں گے۔ خیر مشرکوں کو تو بھاڑ میں ڈالو۔ نام کے مسلمان بھی اُن ہی کی پیروی کرنے لگے ہیں۔ کنواں کھودتے وقت خضر یا خواجہ الیاس کے نام کی نیاز کرتے ہیں، ایک بکرا کاٹتے ہیں، یہ سب ذبائح جن میں داخل ہیں۔ جن سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا۔ درمختار جو فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی بادشاہ یا اور کسی رئیس کے آنے کے لئے جانور کاٹا اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی لیا تب بھی وہ جانور حرام ہوگا کیونکہ وہ "وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ" میں داخل ہے)۔

کُلُّ شَیْءٍ فِی الْبَحْرِ مَذْبُوْحٌ ہر ایک دریائی جانور ذبح کیا ہوا ہے (اس کو ذبح کرنے کی حاجت نہیں، وہ یوں ہی حلال ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذبح سے خون نکال دینا مقصود ہوتا ہے اور دریائی جانوروں میں کثرت سے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا)۔

ذَبَحَ الْخَمْرَ الْمِلْحُ وَالشَّمْسُ وَالنِّیْنَانُ۔ شراب کا ذبح نمک اور دھوپ اور مچھلی سے ہوتا ہے (شراب میں یہ چیزیں ڈال کر رکھ دو تو وہ شراب نہیں رہتی، جیسے جانور ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے ویسے ہی شراب میں یہ چیزیں ڈالنے

سے اس کا پینا درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ سرکہ ہو جاتا ہے اس میں نشہ نہیں رہتا)۔

اَخَذَتْهُ الذُّبَحَةُ فَامَرَ مَنْ لَعَطَهٗ بِالنَّارِ براء بن معرور کو خناق ہو گیا (حلق کا ورم یا پھوڑا) تو آنحضرت نے حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغ دیا جائے۔

كُوِيَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فِي حَلْقِهٖ مِنَ الذُّبَحَةِ اسعد بن زرارہ کو بھی خناق کی وجہ سے حلق پر داغ دیا گیا۔

اِنِّيْ لَاَحْسِبُ قَوْلَهٗ وَفِعَالَهٗ يَوْمًا وَاِنْ طَالَ الزَّمَانُ ذُبَاحًا میں اس کی بات اور اس کے کام کو ایک دن، خواہ مدت کے بعد ہو، قتل کرنا سمجھتا ہوں (مشہور روایت رِيَاحًا ہے، یعنی اس کے قول و فعل کو بادِ ہوائی سمجھتا ہوں)۔

ذُبَاحٌ۔ ایک بوٹی بھی ہے جس کے کھا لینے سے مر جاتے ہیں۔

اَدْخِلُوْهُ الْمَذْبَحَ (ایک شخص اسلام سے پھر گیا تھا کعب نے کہا) اس کو حجرے میں لیجا یا محراب میں (اور توراۃ رکھو اس کو اللہ کی قسم دو)۔

نَهٰى عَنِ التَّذْبِيْحِ فِي الصَّلٰوةِ۔ رکوع میں سر جھکانے سے آپ نے منع فرمایا (بلکہ سر اور پشت برابر رکھے نہ نیچا کرے نہ اونچا۔) (ایک روایت میں تَدْبِيْح ہے دال مہملہ سے۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا۔ ایک دوسرا جانور پھر ذبح کرے۔

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (اللہ کی لعنت اس پر) جو خدا کے سوا اور کسی کی (تعظیم کے) لئے ذبح کرے (کیونکہ ذبح ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالےٰ کے لئے خاص ہے، دوسرے کے لئے نہیں ہو سکتی، جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے اگر ذبح سے غیر خدا کی تعظیم کی نیت ہو، تو وہ کافر ہو گیا)۔ اسی طرح اگر کسی نے خدا کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لئے نماز پڑھی یا اس کے نام کا روزہ رکھا یا اس کی منت مانی تو وہ بھی کافر ہو گیا، کیونکہ یہ شرک فی العبادۃ ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قصاب تجارت کے لئے جانور نہ کاٹے، یا مہمان کو کھلانے کے لئے یا دوست احباب کی ضیافت کے لئے کوئی جانور نہ کاٹے، یہ سب درست ہیں۔ کیونکہ قصاب کو گوشت کا بیچنا مقصود ہوتا ہے نہ ذبح اسی طرح مہمان یا دوست احباب کے لئے گوشت کا تیار کرنا مقصود ہوتا ہے نہ کہ ان کے لئے ذبح کرنا۔ ذبح ہمیشہ اللہ ہی کے لئے یعنی اس کی تعظیم کی نیت سے اسی کے نام پر ہونا چاہئے۔ اب گوشت میں اختیار ہے خواہ وہ بھی اللہ کی نذر کرو محتاج اور مسکینوں کو دو یا فروخت کرو یا خود کھاؤ یا دوست احباب کو کھلاؤ۔ ہر طرح جائز ہے۔ اس حدیث سے اس آیت کا بھی مطلب کھل گیا یعنی **وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ** کا۔ اور صاف معلوم ہو گیا کہ اگر جانور غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا تو وہ حرام ہو گیا، گو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے۔ البتہ اگر ذبح اللہ کی تعظیم کے لئے ہو اور اس کا گوشت مساکین یا فقراء کو بانٹ کر کسی کو ثواب پہنچانے کی نیت ہو تو یہ جائز ہوگا۔ بعض نے کہا کہ وما اھل بہ لغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے، مثلاً حضرت مسیح ؑ کا یا اور کسی پیر یا پیغمبر یا ولی یا مرشد کا یا بتوں کا یا ٹھاکروں کا یا اوتاروں کا، ایسا جانور تو بالاتفاق سب کے نزدیک مردار اور حرام ہے لیکن بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر نصاریٰ مسیح ؑ کے نام پر ذبح کریں تو مسلمان اس کو اللہ کا نام لے کر کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اہل کتاب کا طعام حلال رکھا ہے۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے اہل کتاب کا وہی کھانا حلال ہے جو مسلمانوں کے مذہب میں حلال ہے اگر وہ مردار یا سور پکائیں تو مسلمان کو اس کا کھانا ہرگز درست نہیں ہے۔

فائدہ: ایک معتبر شخصیت نے مجھ سے بیان کیا کہ حیدرآباد میں کچھ لوگوں نے بڑے پیر کی نیاز کی، مجھ کو بھی دعوت دی۔ میں نے پوچھا تم نے نیاز کا بکرا کیا کہہ کر کاٹا؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے یا غوث کہہ کر کاٹ دیا۔ یہ سنتے ہی میں لاحول پڑھ کر بھاگا اور میں نے کہا یہ جانور مردار اور حرام ہو گیا۔ افسوس ہے بڑے پیر کی نیاز مردار

پر کرتے ہو، لیکن انھوں نے میرے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا اور مزے سے وہ کھانا نوش جان کیا۔ اب علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ، جانور کے سوا اور کوئی چیز مثلاً شیرینی، شربت وغیرہ اگر اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لئے تیار کی جائے اور اُس پر غیر خدا کا نام لیا جائے۔ مثلاً گھڑے پیر کی جلیبیاں یا خواجہ نجم الدین کا توشہ یا قطب صاحب کے کاک یا روٹے یا شیخ گشتا کے گل گلے یا امام حسینؑ کا شربت، تو اُس کا کھانا یا پینا درست ہے یا نہیں؟ اکثر علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے کیونکہ وما اهل به لغیر الله میں ما کا لفظ عام ہے ہر چیز کو شامل ہے، بعض نے کہا ما سے مراد جانور ہیں۔ کیونکہ اس آیت کا سیاق و سباق جانوروں ہی پر دلالت کرتا ہے۔ بہرحال اس کے مشتبہ ہونے میں شک نہیں اور احتراز بہتر ہے۔ البتہ اگر کھانا اللہ کی تعظیم کے لئے تیار کیا جائے یعنی یوں کہیں کہ اللہ کی نیاز کا کھانا ہے یا اللہ کی نیاز کی شیرینی ہے اور اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچانا مقصود ہے تو وہ بالاتفاق سب کے نزدیک جائز اور حلال ہے۔

فَيُذْبَحُ بِالْمَوْتِ۔ پھر موت کو ذبح کیا جائے گا (جو قیامت میں ایک جانور کی صورت میں نمودار ہوگی)۔

ذَبَحَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ مِنْ شِدَّتِهَا۔ بارش نے زمین کو ارّا کر دیا یا سنوار دیا۔

فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ۔ (جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو) اچھے طور سے ذبح کرو (تیز چھری سے، تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو)

اَلذِّبْحُ الْعَظِیْمُ الْحُسَیْنُ۔ ذبح عظیم سے اس آیت میں وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ امام حسینؑ کی شہادت مراد ہے (یہ تفسیر امامیہ کی ہے)۔

اَرَادَ اِبْرَاهِیْمُ اَنْ یَّذْبَحَ اِبْنَهٗ اِسْمٰعِیْلَ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ حَمَلَتْ اُمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو اس مقام میں ذبح کرنا چاہا تھا جہاں اب جمرۂ وسطےٰ ہے (منےٰ میں) وہیں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئی تھیں۔

اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک تو حضرت اسماعیلؑ جن کی اولاد میں تمام عرب ہیں، دوسرے حضرت عبداللہ آپؐ کے والد ماجد، اس لئے کہ عبدالمطلب آپؐ کے دادا نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں تو میں ایک بیٹے کو اللہ کی منت میں قربانی دوں گا۔ اللہ نے ان کو دس بیٹے دیئے، انھوں نے قرعہ ڈالا تو بار بار قرعہ حضرت عبداللہ پر آیا، آخر میں سو اونٹ ایک طرف کئے اور دوسری طرف حضرت عبداللہ کو اور ان دونوں پر قرعہ ڈالا تو اونٹوں پر قرعہ آیا۔ عبدالمطلب نے سو اونٹ ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبداللہ ذبح کئے جانے سے بچے تو گویا وہ بھی ذبیح ہوئے، اب اگر ذبیح حضرت اسحاقؑ ہوں، جس طرح بعض لوگوں کا قول ہے تب بھی حدیث کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ چچا بھی باپ کی طرح ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ۔

کَانَ عَلِیٌّ اِذَا رَاٰی الْمَحَارِیْبَ فِی الْمَسَاجِدِ کَسَرَهَا وَیَقُوْلُ کَاَنَّهَا مَذَابِحُ الْیَهُوْدِ۔ حضرت علیؓ جب مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو ان کو توڑ ڈالتے اور فرماتے، یہ تو گویا یہودیوں کی قربان گاہیں ہیں — مترجم کہتا ہے کہ محراب سے مراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لئے مسجد کے عین درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے۔ آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں نہ مسجد میں محراب تھی نہ کوئی منبر اینٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا۔ خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے، پھر اُس کو اٹھا ڈالتے، اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر نہ بنائیں، مگر کون سنتا ہے۔ لوگ رسم و رواج کے پابند ہوگئے ہیں، الا ماشاء اللہ۔

فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذُّبَحَةِ (امام اسماعیل بن جعفر کے بیٹے امام محمد امام موسیٰ کاظم کی شکایت ہارون رشید سے کیا کرتے، آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر خناق کی بیماری بھیجی (امامیہ کا اس میں بہت اختلاف ہے کہ امام جعفر صادق کے بعد ان کے کون سے صاحبزادے امام ہوئے؟ اثنا عشری کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم۔ اور اسماعیلیہ کہتے ہیں، امام اسماعیل یا اُن کے بیٹے

کیونکہ امام اسماعیل امام جعفر صادق کی حیات میں گزر گئے تھے۔ اہلِ سنت اِن سب جھگڑوں سے پاک ہیں وہ ان سب کو اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہیں اور تمام حضراتِ اہلِ بیت کی تعظیم و تکریم جزوِ ایمان تصور کرتے ہیں۔ لیکن امامت سے دینی امامت مُراد لیتے ہیں نہ کہ دنیوی بادشاہت اور ریاست۔ اسی طرح امام زین العابدین کے بعد اثنا عشری، امام محمد باقر کو امام کہتے ہیں اور زیدیہ امام زید بن علی کو۔ اسی طرح امام حسینؑ کے بعد اثنا عشری امام زین العابدین کو امام قرار دیتے ہیں اور شیعہ کا ایک فرقہ امام محمد بن حنفیہ کو۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ذَبْذَبَۃٌ۔ لٹکنا، ڈانواں ڈول ہونا، حمایت کرنا، ایذا دینا اور ہلانا۔

مَنْ وُقِیَ شَرَّ ذَبْذَبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ جو شخص اپنا ذکر (عضوِ تناسل) شر سے بچالے گیا (یعنی حرام کاری سے محفوظ رہا) وہ بہشت میں جائے گا (بشرطیکہ مومن ہو۔ کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں کی رو سے بہشت میں جانے کے لئے ایمان شرط ہے) (نہایہ میں ہے کہ ذکر کو ذبذب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہلتا رہتا ہے)۔

فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یَدَیْہِ تَذَبْذَبَانِ۔ جیسے میں اُس کے دونوں ہاتھوں کو دیکھ رہا ہوں، وہ ہل رہے ہیں (یعنی آستینیں)۔

کَانَ عَلَیَّ بُرْدَۃٌ لَّہَا ذَبَاذِبُ۔ میں ایک چادر اوڑھے تھا جس میں حاشیے لگے تھے (یعنی سرے جو جھالر کی طرح ہلتے ہیں)۔

وَاِلَّا فَاَنْتَ مِنَ الْمُذَبْذَبِیْنَ۔ نکاح کرلے ورنہ تو اُدھر لٹکتے لوگوں میں سے ہوگا (نہ مومن، کیونکہ مومنوں کی سنت نکاح ہے، نہ درویش نصرانی، کیونکہ تو ان کے طریق پر نہیں ہے)۔

ذَبْرٌ۔ لکھنا پڑھنا جاننا سمجھنا۔

ذَبَارَۃٌ۔ اچھی طرح دیکھنا۔

مِنْہُمُ الَّذِیْ لَا ذَبْرَ لَہٗ (بہشت کے لوگ پانچ طرح کے ہوں گے) ان میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی زبان نہیں (اچھی طرح بولنا نہیں جانتے) یا اُن میں سمجھ نہیں۔

کَانَ یَذْبُرُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہ مضبوطی کے ساتھ اُس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے۔

ذَابِرٌ۔ اچھا جیّد عالم۔

مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ ذَبْرًا مِّنْ ذَہَبٍ۔ مجھ کو یہ خواہش نہیں کہ سونے کا ایک پہاڑ میرے پاس ہو۔

ذَبْرٌ۔ حبش کی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔

اَنَا مُذَابِرٌ۔ میں جلنے والا ہوں۔

ذَبْلٌ یا ذُبُوْلٌ۔ گھٹ جانا، سُوکھ جانا، دُبلا ہونا۔

مَا تَسْاَلُ عَمَّنْ ذَبُلَتْ بَشَرَتُہٗ۔ (عمرو بن مسعودؓ نے معاویہؓ سے کہا) تم کیا حال پوچھتے ہو اُس شخص کا جس کا بدن سوکھ گیا ہو (اس کی تازگی اور رونق مٹ گئی ہو)۔

بابُ الذال مع الحاء

ذَحْلٌ۔ بدلہ چاہنا، دشمنی، کینہ۔

مَا کَانَ رَجُلٌ لِیَقْتُلَ ہٰذَا الْغُلَامَ بِذَحْلِہٖ اِلَّا قَدِ اسْتَوْفٰی۔ اگر کوئی مرد اس لڑکے کو بدلہ لینے کی نیت سے مار ڈالے، تو اس نے اپنا بدلہ پورا لے لیا۔

اَللّٰہُمَّ اطْلُبْ بِذُحُوْلِہِمْ وَتِرِہِمْ وَدِمَائِہِمْ۔ یا اللہ! ان کا بدلہ، اُن کا عوض، اُن کے خون کا معاوضہ۔

ذُحُوْلٌ۔ "ذَحْلٌ" کی جمع ہے۔ جیسے فَلْسٌ کی فُلُوْسٌ ہے۔

بابُ الذال مع الخاء

ذُخْرٌ یا ذَخْرٌ۔ اختیار کرنا، ضرورت کے لئے چھپا رکھنا، تیار کرنا۔

ذَخِیْرَۃٌ۔ (ذُخْرٌ سے ماخوذ ہے) جو چیز ضرورت کے وقت صرف کرنے کے لئے جوڑ کر رکھی جائے۔

کُلُوْا وَادَّخِرُوْا۔ اب قربانی کا گوشت کھاؤ اور رکھ بھی چھوڑو۔

اِدِّخَارٌ اصل میں اِذْتِخَارٌ تھا۔ تا کو دال سے بدل دیا پھر ذال کو دال سے اور دال کو دال میں ادغام دیدیا۔ بعضوں نے تا کو ذال سے بدلا اور ذال کو ذال میں ادغام دیدیا۔ اسی طرح اِذِّخَارٌ بنا معنی وہی ہیں جو ذُخْرٌ کے ہیں۔

أُمِرُوا أَنْ لَا يَدَّخِرُوا فَادَّخَرُوا۔ اصحابِ مائدہ کو حکم ہوا تھا کہ، سینت کر نہ رکھیں، لیکن انھوں نے سینت کر رکھا۔

أَرْجُو ذُخْرَهَا۔ میں چاہتا ہوں وہ میرے لئے جمع رہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ أَجْرًا وَذُخْرًا۔ اے اللہ! اس میت کو ہمارے لئے اجر اور آخرت کا ذخیرہ کر (یعنی آخرت میں ہمارا شفیع بنے اور اس کی جدائی پر صبر کرنے کا ثواب ہم کو آخرت میں ملے)

مِنَ الْأَمْرِ الْمُدَّخَرِ إِلَّا تَمَامِي فِي الْحَرَمَيْنِ۔ حرمین میں کوئی کام مکمل کرنا آخرت کا ذخیرہ ہے۔[1]

إِذْخَرٌ۔ ایک خوشبودار گھاس ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

بابُ الذَّالِ مع الرَّاء

ذَرْأً۔ پیدا کرنا، دانت گرجانا۔

إِذْرَاءٌ۔ غصہ کرنا، ڈرانا، بہانا، لاچار کرنا۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔ میں اللہ کے پورے حکموں کی پناہ چاہتا ہوں، ان چیزوں کی برائی سے جن کو اس نے بنایا اور پیدا کیا اور نکالا۔

ذَرْءٌ اور خَلْقٌ کے معنی ایک ہیں (بعض نے کہا ذَرْءٌ خاص اولاد کا پیدا کرنا)۔

لَا أَظُنُّكُمْ آلَ الْمُغِيرَةِ ذَرْءَ النَّارِ۔ (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولیدؓ کو لکھا) میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لئے پیدا ہوئے ہو (اللہ تعالیٰ نے تم کو دوزخ کے لئے بنایا) مغیرہ اور امیہ کی اولاد میں بڑے بڑے شریر اور کافر لوگ پیدا ہوئے جو آنحضرتؐ سے دشمنی اور جنگ کرتے رہے اور بنی امیہ نے تو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد سے وہ سلوک کیا جو کوئی دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔ اس لئے امیر المومنین حضرت عمرؓ ان دونوں خاندانوں سے بہت نفرت کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا وجاهدوا في الله حق جهاده ان دونوں فاجر خاندانوں سے جہاد کرنے کے باب میں اتری ہے یعنی بنی امیہ اور بنی مغیرہ سے۔ ایک روایت میں ذَرْوُ النَّارِ ہے یعنی دوزخ میں بکھیرے جائیں گے یہ ذَرَتِ الرِّيحُ التُّرَابَ سے نکلا ہے۔ یعنی ہوا نے خاک کو بکھیر دیا۔

ذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ۔ مشرکوں کی اولاد (جو ایام طفولیت میں مرجائے، آخرت میں اس کا کیا حال ہوگا؟ اس بارے میں اختلاف ہے اور صحیح توقف ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، میرے دو بچے جو زمانۂ جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے (یعنی اگلے شوہر سے) وہ کہاں رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں۔ انھوں نے کہا پھر آپ سے جو دو بچے پیدا ہوئے؟ جواب میں فرمایا وہ بہشت میں رہیں گے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيِّ۔ بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِينُ فِي الذُّرِّيَّةِ۔ حرام کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے (اولاد بدمعاش اور آوارہ نکلتی ہے)

ذَرَبٌ۔ تیز کرنا، جیسے ذَرَبٌ حدت اور تیزی، بگڑ جانا، پیپ بہنا۔

فِي أَلْبَانِ الْإِبِلِ وَأَبْوَالِهَا شِفَاءٌ لِلذَّرَبِ۔ اونٹ کے دودھ اور موت میں ذرب کی [illegible] ہے۔

ذَرَبٌ۔ معدے کی بیماری ہے جس میں غذا بگڑ جاتی ہے صحیح طور پر ہضم نہیں ہوتی۔ یعنی دست یا قے یا ہیضہ۔ مجمع میں ہے کہ ذرب اور ہیضہ میں یہ فرق ہے کہ ہیضہ میں دست و قے دونوں ہوتے ہیں اور ذرب میں صرف دست

---

[1] یہ کتاب "لغات الحدیث" مدینہ طیبہ حرم نبوی میں مکمل ہوئی، روضۂ اقدس کے سامنے۔ یا اللہ اس کو میرے لئے آخرت میں ذخیرہ کر۔

آتے ہیں اور ہیضہ کی بیماری مُزمن نہیں ہوتی، ذرب کی بیماری مدت تک رہتی ہے)۔

اِلَیْكَ اَشْكُوْ ذِرْبَةً مِّنَ الذِّرَبِ (یہ اعشی شاعر نے اپنی بیوی کی شکایت میں آنحضرتؐ کو سُنائی یعنی) میں خرابیوں میں سے ایک خرابی کی شکایت آپ سے کرتا ہوں، یا بدزبانیوں میں سے ایک بدزبانی کی۔ (مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی عورت خائن یا بدزبان ہے)۔

اِنِّیْ رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ۔ میں ایک تیز زبان والا آدمی ہوں (سخت سُست کہہ بیٹھتا ہوں)۔

شَكَا ذَرَبَ لِسَانِہٖ۔ اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی۔

ذَرِبَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ۔ عورتیں اپنے شوہروں پر زبان دراز ہو گئیں (ایک روایت میں ذَئِرَ النِّسَاءُ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

مَا الطَّاعُوْنُ قَالَ ذَرَبٌ كَالدُّمَّلِ۔ طاعون کیا ہے؟ انھوں نے کہا ایک زخم ہے دُمّل کی طرح (مجمع البحرین میں ہے کہ "ذرب" وہ مرض جو اچھا نہ ہو) عرب لوگ کہتے ہیں کہ :

ذَرِبَ الْجُرْحُ۔ جب زخم لا علاج ہو جائے، کسی دوا سے چنگا نہ ہو۔

شَكَوْتُ اِلٰی اَبِیْ جَعْفَرٍ ذَرِبًا وَّجَدْتُہٗ۔ میں نے امام ابوجعفرؑ سے جگر کی بیماری کا شکوہ کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ ذَرِبٌ بکسرۂ را جگر کی ایک بیماری اور ذَرَبٌ بفتحۂ را معدہ کی بیماری جس میں کھانا ہضم نہ ہو)۔

لِسَانٌ ذَرِبٌ۔ فصیح زبان یا فحش زبان۔

اِمْرَاَۃٌ ذَرِبَۃٌ۔ زبان دراز عورت۔

ذَرْحٌ۔ اُڑا دینا، پھیلا دینا۔

ذُرَاحٌ۔ کیڑا اڑانا۔

ذُرَاحٌ اور ذُرُّوْحٌ اور ذَرِیْحٌ اور ذُرُوْحٌ اور ذُرُوْحٌ اور ذُنَاحٌ اور ذُرَّاحٌ اور ذُرَحٌ اور ذَرِیْحَۃٌ اور ذُرْنُوْحٌ اور ذُرُحْرُحٌ اور ذُرَحْرَحٌ اور ذُرَّحْرَحٌ یہ سب ایک کیڑے کے نام ہیں جو سُرخ رنگ کا ہوتا ہے اس پر کالے نشان ہوتے ہیں، اڑتا ہے یہ کیڑا زہریلا ہوتا ہے۔

ذُرَاحٌ۔ گیہوں کے کیڑے یا صنوبر کے کیڑے کو بھی کہتے ہیں

مَا بَیْنَ جَنْبَیْہِ كَمَا بَیْنَ جَرْبٰی وَاَذْرُحٍ۔ حوضِ کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جربی اور اذرح میں (یہ دونوں ملک شام میں ہیں، ان کے درمیان تین دن کا راستہ ہے)۔

ذَرٌّ۔ بکھیر دینا، پھیلا دینا، پھٹ جانا، مولکہ نکالنا، پیشانی کے بال سفید ہو جانا۔

ذِرَارٌ۔ غصہ کرنا، غصے سے منہ پھیر لینا۔

ذَرٌّ۔ چھوٹی لال چیونٹی۔

ذَرَّۃٌ۔ یہ ذَرٌّ کا مفرد ہے (کہتے ہیں کہ یہ سو چیونٹیاں ایک جو کے وزن میں ہوتی ہیں)۔

ذَرَّۃٌ۔ اُس کو بھی کہتے ہیں۔ جو ہوا میں باریک باریک نظر آتا ہے۔

لَا تَقْتُلْ ذُرِّیَّۃً وَّلَا عَسِیْفًا۔ آنحضرتؐ نے لڑائی میں ایک عورت کو دیکھا جو قتل کی گئی تھی، فرمایا خالدؓ سے کہہ دو کہ) عورتوں بچوں کو اسی طرح مزدوروں کو مت مارو۔

ذُرِّیَّۃٌ۔ کہتے ہیں، نسلِ انسانی کو مرد ہو یا عورت (حدیث میں عورتیں مراد ہیں)۔

حُجُّوْا بِالذُّرِّیَّۃِ وَلَا تَاْكُلُوْا اَرْزَاقَهَا وَتَذَرُوْا اَرْبَاقَهَا فِیْ اَعْنَاقِهَا۔ عورتوں کو حج کراؤ اور ان کی روٹی کھا کر گلوں کے لٹکن ان کے گلوں میں مت چھوڑ (یعنی ایسا نہ ہو کہ حج کا فرض ان پر باقی رہے، اس کو گلے کے لٹکن سے تشبیہ دی بعض نے کہا کہ ارباق سے بوجھ مراد ہیں، یعنی اللہ تعالےٰ کے فرض کا بوجھ)۔

رَاَیْتُ یَوْمَ حُنَیْنٍ شَیْئًا اَسْوَدَ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَوَقَعَ اِلَی الْاَرْضِ فَدَبَّ مِثْلَ الذَّرِّ وَهَزَمَ اللّٰہُ

الْمُشْرِكِيْنَ۔ میں نے جنگ حنین کے دن ایک کالی چیز دیکھی (دوسری روایت میں ہے کالی کملی کی طرح جو آسمان سے اُتر رہی ہے، آخر وہ زمین پر آ رہی، اس میں سے چھوٹی چھوٹی لال چیونٹیوں کی طرح کوئی چیز رینگتی ہوئی چلی اور اللہ تعالےٰ نے مشرکوں کو بھگا دیا۔ (شاید یہ فرشتے ہوں گے چیونٹیوں کی شکل میں)۔

وَسَبَىٰ ذَرَارِيَّهُمْ (اُن میں جو لوگ لڑنے والے تھے اُن کو تو قتل کیا) اور ان کی عورتوں بچّوں کو قیدی بنایا۔

اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ۔ ہوازن کے لوگ اپنے مویشی اور عورتوں بچوں کو ساتھ لے کر آئے (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب جم کر لڑنا چاہتے تو عورتوں بچوں کو ساتھ لے جاتے تاکہ کوئی بھاگنا گوارا نہ کرے، اس خیال سے کہ عورتیں بچے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائیں گے)

وَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ ذَرَّةً اَوْ شَعِيْرَةً۔ بھلا ایک دانہ تو اناج کا پیدا کریں یا ایک چیونٹی تو بنائیں، ایک جو تو پیدا کریں (یعنی نہ نباتات پیدا کر سکتے ہیں نہ حیوان)۔

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ۔ ایک چیونٹی یا رائی کے دانہ کے برابر (ایک روایت میں ذُرَةٌ ہے یعنی جوار کا دانہ)

سُئِلَ عَنْ ذَرَارِي الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کے بچوں کو آپؐ سے پوچھا، وہ کہاں رہیں گے، (بہشت میں رہیں گے یا دوزخ میں؟)۔

ذَرَارِي الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمانوں کے بچے۔

وَيَسْتَبِيْحُ ذَرَارِيَّكُمْ۔ اور تمہاری عورتوں بچوں کا مالک بن جائے (ان میں جس طرح چاہے تصرف کرے)۔

كُلُّ ذَرِيَّةٍ ذَرَاَهَا۔ ہر ایک خلقت جس کو بنایا۔

لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ۔ بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے اس کے سر پر نچھاور ہوتا رہتا ہے (جیسے بادشاہوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جو غلام اچھی خدمت بجالاتا ہے اس کے سر پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہیں)

ایک روایت میں لَيُذَرُّ ہے ذال مہملہ سے۔ یعنی اس پر رحمت الٰہی کا فیضان ہوتا رہتا ہے۔

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ۔ (قیامت کے دن) مغرور لوگ چیونٹیوں کی طرح حشر کئے جائیں گے (تاکہ ذلیل و خوار ہوں لوگ ان کو پاؤں سے روندیں گے اگرچہ ان کی صورت آدمیوں کی سی ہوگی مگر جثہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا جیسے چیونٹی! یہ تشبیہ صرف حقارت میں ہے نہ کہ جثہ میں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جسم کے سب اجزا جو دنیا میں تھے وہ لوٹائے جائیں گے اسی لئے بے ختنہ حشر ہوں گے، قُلفہ (ذکر کی کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے) وہ بھی لگا دی جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اجزائے اصلیہ کو چھوٹا کر کے چیونٹی کے برابر کر دے)۔

طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ بِذَرِيْرَةٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو احرام باندھتے وقت ذریرہ کی خوشبو لگائی (ذریرہ ایک خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ بعض نے کہا وہ ایک جوف دار لکڑی کا ریزہ ہے جو ہندوستان سے آتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریرہ نہاوند سے آتا ہے جہاں یہ اُگتا ہے وہاں اس کو سانپ گھیرے رہتے ہیں بعضوں نے کہا عبیر)۔

يُنْثَرُ عَلٰى قَمِيْصِ الْمَيِّتِ الذَّرِيْرَةُ۔ میت کی قمیص پر ذریرہ پھیلا دیا جائے۔

تَكْتَحِلُ الْمُحِدُّ بِالذَّرُوْرِ۔ سوگ والی عورت سوکھی دوا کا سرمہ آنکھ میں لگا سکتی ہے۔

ذُرِّيْ وَاَنَا اَحِرُّ لَكِ۔ تو ہانڈی میں آٹا ڈال، میں تیرے لئے حریرہ بناؤں۔

اَلذَّرَّةُ تَخْرُجُ مِنْ جُحْرِهَا تَطْلُبُ رِزْقَهَا۔ چیونٹی اپنے سوراخ سے نکل کر روزی ڈھونڈھتی ہے۔

فَذَرَّ عَلٰى كُلِّ ثَوْبٍ شَيْئًا مِنْ ذَرِيْرَةٍ وَكَافُوْرٍ۔ میت کے ہر کپڑے پر تھوڑا ذریرہ اور کافور چھڑک دے۔

اَبُوْ ذَرٍّ۔ مشہور صحابی ہیں، جو کامل درویش اور تارک الدنیا تھے۔

الشیطٰن یقارن الشمس اذا ذرّت وکبّدت و
اذا غربت۔ شیطان تین وقتوں میں سورج کے قریب ہو جاتا
ہے، ایک تو طلوع کے وقت، دوسرے استوا کے وقت تیسرے
غروب کے وقت۔

ذرّ البقل۔ ترکاری بھاجی کا کویا نکلا (یعنی مولکہ سوا)

ذارّت الناقۃ فھی مذارّ۔ اونٹنی کی عادت بد ہوگئی۔

ذرع۔ ہاتھ سے ناپنا، غلبہ کرنا، سفارش کرنا، اونٹ کے
ہاتھ پر پیر رکھنا اس پر سوار ہونے کے لئے، پیچھے سے گلا گھونٹنا

ذرع۔ ہاتھ سے بینا، سفارش قبول کرنا، تھک جانا۔

تذریع۔ پیچھے سے گلا گھونٹنا، اقرار کرنا۔ خبر دینا، اونٹ
کا ہاتھ باندھ دینا، اِشعوں کو ہلانا۔

مذارعۃ۔ ملانا، اپ کر بیچنا۔

اذراع۔ صاحب اولاد ہونا، افراط کرنا، ہاتھ سے لینا۔

انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذرع ذراعیہ
من اسفل الجبۃ۔ آنحضرت صلعم نے جبہ کے تلے سے
اپنی دونوں باہیں نکال لیں (اس لئے کہ آستینیں تنگ تھیں،
چڑھ نہیں سکتی تھیں)۔

وعلیہ جبّۃ ذرّۃ فاذرع منہا یدًا (ایک روایت
میں فاذرع ہے) آپ اُن کا ایک کرتہ پہنے تھے تو اپنا ہاتھ
اس میں سے نکالا۔

حسبک اذ قلبت لک ابنۃ ابی قحافۃ ذریعتیھا
(حضرت زینبؓ نے آنحضرتؐ سے کہا) آپ کو تو یہ کافی ہے کہ،
ابو قحافہ کی بیٹی (حضرت عائشہؓ کی طرف اشارہ ہے۔ ابو قحافہ ان کے
دادا تھے) اپنی چھوٹی باہیں اُلٹ دے (یعنی آپ تو اسی کی
محبت میں سرشار ہیں، دوسری بیویوں کی پرواہ نہیں کرتے)

تلدوا امرکم رحب الذراع۔ اپنا سردار
ایسے شخص کو مقرر کرو جو زور اور قوت والا ہو (سرداری کا
پرزیب دے) اصل میں ذراع کہتے ہیں بانہہ کو۔ یعنی کہنی
سے لے کر بیچ کی انگلی کے سرے تک۔ اس کی جمع اذرع اور
ذرعان ہے۔ فقہاء کے نزدیک ذراع مساوی ہے ۲۴ انگلیوں
کے، یعنی ملی ہوئی ۲۴ انگلیوں کے برابر۔ اسی کو ذراع الکرباس
کہتے ہیں۔)

فکبر فی ذرعی۔ اُس کا مرتبہ میرے نزدیک بڑا ہو گیا۔
(یعنی میں نے اس کو باوقعت سمجھا)۔

فکسر ذلک من ذرعی۔ اس نے میری ہمت
توڑ دی۔ میرے عزم کو روک دیا

اوحی اللہ الیہ ان ابن لی بیتا فضاق بذلک
ذرعا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو وحی بھیجی کہ میرے
لئے ایک گھر بنا! وہ تنگ دل ہوگئے یا عاجز ہوگئے نہ بنا سکے۔

کان ذریع المشی۔ آنحضرتؐ قدم بڑھا کر جلدی
جلدی چلا کرتے۔

فاکل اکلا ذریعا۔ جلدی جلدی بہت سا کھا گیا

ذرعہ القیء فلا قضاء علیہ۔ اگر روزہ دار کو آپ
ہی آپ قے ہو جائے (خود اپنے ارادہ سے قے نہ کرے) تو
اس پر روزے کی قضا لازم نہ ہوگی (کیونکہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا)

کانوا بھذا ارع الیمن۔ وہ یمن کے اُن گانوں
میں تھے جو شہر کے قریب باغات اور جنگل کے درمیان واقع
ہیں۔

خیرکن اذرعکن للمغزل۔ تم میں بہتر وہ
عورت ہے جو چرخہ خوب کاتتی ہو۔

موتا ذریعا۔ جلدی کی موت یا وسیع موت۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم یحب الذراع
آنحضرتؐ دست کا گوشت پسند کرتے تھے (چونکہ وہ بے
ریشہ اور مزیدار ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے، میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا
گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں
ہے۔ بعض لوگ ران کے گوشت کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔

مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ اِلَّا ذِرَاعٌ۔ اس میں اور بہشت یا دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بالکل بہشت یا دوزخ میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے)۔

نَاوَلْتُنِیْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا۔ اس نے مجھ کو ایک دست دیا پھر ایک دست۔

لَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ۔ اگر کوئی مجھ کو ایک دست ہدیہ کے طور پر بھیجے۔

اِمْرَأَۃٌ ذَرَاعٌ۔ خوب چرخہ کاتنے والی عورت۔

ذَرْعُ الرَّجُلِ۔ آدمی کی طاقت۔

لَنَا مَسْئَلَۃٌ وَقَدْ ضِقْنَا بِھَا ذَرْعًا۔ ہم ایک مسئلہ میں حیران رہ گئے ہیں (یعنی اس کا جواب نہیں دے سکتے۔)

مَصِیْرُکُمْ اِلٰی اَرْبَعَۃِ اَذْرُعٍ۔ تم کو آخرکار چار ہاتھ بھر جگہ (قبر) میں جانا ضروری ہے (جیسے ہندی میں کہتے ہیں ۔۔ اجی دو گز جائے اور دس گز کپڑا، بس وہی اپنا، باقی سب جھگڑا)۔

اَکْثَرُ مَنْ یَّمُوْتُ مِنْ مَّوَالِیْنَا بِالْبَطْنِ الذَّرِیْعِ ہمارے غلاموں یا دوستوں میں سے اکثر پیٹ چل کر مریں گے، (یعنی اسہال سے)۔

اَذْرِعَاتٌ۔ شام میں ایک مقام کا نام ہے۔

ذَرْفٌ۔ یا ذَرَفَانٌ یا ذُرُوْفٌ یا ذَرِیْفٌ یا تَذْرَافٌ بہنا، سستی سے آہستہ چلنا۔

فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا عمدہ وعظ سنایا جس کی وجہ سے آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی لوگ رو دیئے آنسو جاری ہو گئے)۔

ھَا اَنَا اَلْاٰنَ ذَرَفْتُ عَلَی الْخَمْسِیْنَ۔ اب تو میں پچاس سال سے متجاوز ہو گیا (یعنی پچاس سے زیادہ عمر ہوئی)

وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ۔ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ فَقُلْتُ مَا لَکَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ حَمْرَاءَ۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، میں نے کہا خیر تو ہے (آپ کیوں رونے لگے؟) فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو یہ خبر سنائی کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی (یعنی امام حسینؑ کو) میں نے کہا ہائیں اس کو؟ کہنے لگے ہاں اس کو اور ایک لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی جہاں جناب امام حسینؑ شہید ہوئے)۔

اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرط پر۔ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور امام زین العابدین سے روایاتِ صحیحہ مستندہ موجود ہیں۔ جن سے امام حسین کا قتل ہونا ثابت ہے۔ اور ترمذی نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ انھوں نے خواب میں آنحضرتؐ کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا تو فرمایا۔ میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسینؑ مارا گیا اور تمام مورخین اور سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب امام حسینؑ کربلا میں شہید کئے گئے۔ اور آپ کا سر مبارک پہلے ابن زیاد ملعون پھر یزید کے پاس لایا گیا۔ بایں ہمہ جو کوئی آپ کی شہادت کا انکار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے۔

واقعہ: جب میں دمشق میں مسجد بنی امیہ میں گیا تو وہاں ایک طرف چھوٹا سا گنبد بنا ہے۔ کہتے ہیں کہ امام حسینؑ کا سر مبارک وہاں مدفون ہے۔ یہ بھی ایک قول ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا سر مبارک مدینۂ طیبہ میں قبلۂ اہل بیت میں مدفون ہے اور جسد مبارک بالاتفاق کربلائے معلیٰ میں ہے۔ دمشق میں عجیب اتفاق ہوا۔ جب میں اس گنبد کی زیارت کو گیا تو اس کے نزدیک جاتے ہی واقعۂ شہادت کا تصور بن گیا اور میں چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ سارے عرب جو حاضر تھے وہ تعجب کرنے لگے۔ میرا رونا تھمتا ہی نہ تھا اور بار بار عربی زبان میں کہتا "اے ہماری بدقسمتی کہ ہم آپ کے بعد پیدا

ہوئے اگر اس وقت ہوتے، جب آپ کربلائے معلّٰی میں گھر گئے تھے تو پہلے ہم آپ پر سے تصدّق ہو جاتے، پھر کوئی ملعون آپ پر ہاتھ ڈالتا تو خیر"

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَرَفَتْ عَیْنٌ۔ جب کوئی آنکھ آنسو بہائے تو حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اُتار۔

ذَرَّفَ اور ذَرَفَ۔ دونوں کے ایک معنی ہیں۔

ذَرَّفَ عَلَی الْمِأَةِ تَذْرِیْفًا۔ سو سے بڑھ گیا

ذَرْقٌ یعنی ذَرْقٌ۔ یعنی پرندے کا بیٹ کرنا۔

قَاعٌ کَثِیْرُ الذُّرَقِ۔ ایک میدان جس میں ذُرَق بہت تھے (وہ ایک مشہور بھاجی ہے جس کو حَنْدَقُوْق کہتے ہیں)۔

ذَرْوٌ یا ذَرْیٌ۔ اُڑا دینا، پھیلا دینا، بکھیر دینا، توڑ ڈالنا، جُدا کر دینا، جلدی سے گزر جانا۔

اِذْرَاءٌ۔ اُڑا دینا، بکھیر دینا۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ فِی الْجَنَّةِ رِیْحًا مِّنْ دُوْنِھَا بَابٌ مُغْلَقٌ لَوْ فُتِحَ ذٰلِكَ الْبَابُ لَاَذْرَتْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ہوا بنائی ہے جو ایک بند دروازے سے رُکی ہوئی ہے، اگر وہ دروازہ کھول دیا جائے تو جتنی چیزیں آسمان اور زمین کے درمیان ہیں ان کو یہ ہوا اُڑا دے۔ (ایک روایت میں لَذَرَتِ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ہے یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اُڑا دے)۔

ذَرَتِ الرِّیْحُ اور اَذْرَتْ اور تَذْرُوْ اور تُذْرِیْ سب کے ایک معنی ہیں، یعنی اُڑا دیا اور اُڑاتی ہے۔ قرآن میں ہے تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ ہوائیں اُس کو اُڑا دیتی ہیں۔

تَذْرِیَةُ الطَّعَامِ۔ اناج کو بھوسا نکالنے کے لئے اُڑانا۔

اِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ جب میں مر جاؤں تو ایسا کرنا کہ میری نعش کو جلانا۔ پھر (راکھ) کو آندھی میں اُڑا دینا (کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو پائے گا تو سخت عذاب کرے گا، ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا) (ایک روایت میں ذُرُّوْنِیْ ہے بضمۂ ذال، معنی وہی ہیں، یعنی آندھی میں

پھیلا دینا)۔

یَذْرُوا الرِّوَایَةَ ذَرْوَ الرِّیْحِ الْھَشِیْمَ۔ روایت کو اس طرح بیان کرتا ہے، جیسے سوکھی گھاس کو ہوا اُڑاتی ہے (یعنی بلدی جلدی بے سوچے سمجھے)۔

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ النَّارَ ذُوْ ذَرْوَةٍ لَا یُعْطِیْ حَقَّ اللّٰہِ پہلے وہ شخص دوزخ میں جائے گا جو مال دار ہو اور اللہ کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔

ذَرْوَةٌ و ثَرْوَةٌ۔ مال داری اور تونگری۔

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِبِلٍ غُرِّ الذُّرٰی۔ آنحضرت کے پاس سفید کوہان والے اونٹ لائے گئے۔

ذُرٰی جمع ہے ذِرْوَةٌ کی یعنی کوہان کی بلندی اور ہر چیز کی بلندی۔

ذِرْوَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی

ذُرْوَةُ الْجَبَلِ (محیط میں ہے کہ ذِرْوَةٌ بضمۂ ذال اور بکسرۂ ذال) اونچی جگہ (عرب لوگ کہتے ہیں :

هُوَ فِیْ ذِرْوَةِ الشَّرَفِ۔ وہ شرافت کے ٹیلے پر ہے (یعنی بڑا شریف ہے)۔

عَلٰی ذِرْوَةِ کُلِّ بَعِیْرٍ شَیْطٰنٌ۔ ہر اونٹ کے کوہان کی بلندی پر شیطان رہتا ہے۔

سَاَلَ عَایِشَةَ الْخُرُوْجَ اِلَی الْبَصْرَةِ فَاَبَتْ عَلَیْہِ فَمَا زَالَ یَفْتِلُ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰی اَجَابَتْہُ حضرت زبیر رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے درخواست کی، تم بصرے چلو (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضؓ کی وجہ سے بہت سے لوگ حضرت علی رضؓ کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور سب مل کر اُن سے حضرت عثمان رضؓ کے باغی قاتلوں کو مانگیں گے) انھوں نے نہ مانا (خلیفۂ وقت کی مخالفت بُری سمجھی) لیکن زبیر رضؓ برابر کوہان اور غارب سہلاتے رہے، وہاں کے بال بٹتے رہے یہاں تک کہ، حضرت عائشہ رضؓ راضی ہو گئیں (آخر عورت ذات تھیں حضرت

(زبیر رض کے پھسلانے میں آگئیں) (یہ ایک عرب کا محاورہ ہے جب کوئی اونٹنی شریر اور ضدی ہوتی ہے تو اس کو نرم کرنے کے لئے کوہان کے بال بٹتے ہیں اور کوہان اور گردن کے بیچ میں جو مقام ہے اس کو غارب کہتے ہیں، وہاں کے بھی بال مسلتے اور بٹتے ہیں تو وہ نرم ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باتیں بنا کر آخر حضرت عائشہ رض کو پھسلا لیا ان کو نکلنے پر راضی کر لیا)۔

بَلَغَنِیْ عَنْ عَلِیٍّ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ (سلیمان بن جرد نے کہا) مجھ کو حضرت علی رض کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی (یعنی ادھوری اور نامکمل)۔

کَیْفَ حَدِیْثُ کَذَا اُرِیْدُ اَنْ یُّذَرِّیَ مِنْهُ (ابوالز اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے پوچھتے) فلانی حدیث کیونکر ہے۔ ان کا یہ مطلب ہوتا کہ لوگ عبدالرحمٰن کی قدر و منزلت کریں کہ حدیث کو خوب یاد رکھتا ہے)۔

اُذَرِّیْ حَسَبِیْ اَنْ یُّشْتَمَ۔ میں اپنے حسب نسب کو بلند کرتا ہوں اس سے کہ کوئی اس کو برا کہے۔

بِئْرُ ذَرْوَانَ۔ ایک کنواں تھا بنی زریق کا مدینہ میں (اس کنوئیں میں آں حضرت پر جادو کا سامان رکھا گیا تھا)۔

ذَوْرَانُ ایک مقام کا نام ہے جو قدید اور جحفہ کے درمیان واقع ہے۔

اَطْوَلُ مَا کَانَتْ ذُرًی۔ وہ اونٹ خوب لمبے کوہان والے ہوں گے (یعنی اس صورت میں جب وہ دنیا میں پورے قد و قامت کے اچھے، توانا اور فربہ اونٹ تھے)۔

اِلَّا فِیْ ذِرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم کے بلند اور شریف لوگوں میں۔

شَرَابٌ مِّنَ الذُّرَةِ۔ جوار کی شراب۔

لِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ۔ جوار کا ایک فَرَق (فرق ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں سولہ صاع غلہ آتا ہے)

مِذْرَوَانِ۔ دونوں چوتڑوں کے کنارے۔

ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ۔ اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (یعنی اسلام کا رکن اعظم ہے)

ذُرَی الْاَکَامِ۔ ٹیلوں کی چوٹیاں۔

بَابُ الذَّالِ مَعَ الْعَیْنِ

ذَعْتٌ۔ گلا گھونٹنا یا دھکیلنا جیسے دَعْتٌ ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ عَرَضَ لِیْ یَقْطَعُ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ۔ شیطان میرے سامنے آیا میری نماز توڑنے کو، پھر اللہ تعالےٰ نے مجھ کو اس پر قدرت دی، میں نے اس کا گلا گھونٹا یا زور سے اس کو دھکیل دیا (نہایہ میں ہے کہ ذَعْتٌ کے معنی مٹی میں لوٹنے کے بھی ہیں)۔

کَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ یَّشْتِمُ الشَّیْخَیْنِ فَرَاٰی عُمَرَ فِی الْمَنَامِ فَذَعَتَهٗ فَلَوَّثَ ثِیَابَهٗ فَجَاءَنَا تَائِبًا (اصمعی نے کہا) ہمارے پاس ایک شخص رہتا تھا جو شیخین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض) کو برا کہا کرتا تھا۔ ایک بار اس نے خواب میں حضرت عمر رض کو دیکھا کہ انھوں نے اس کا گلا گھونٹا، یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خطا ہو گیا (اٹھا تو کپڑے سب آلودہ) آخر اس نے ہمارے پاس آ کر توبہ کی (اسی طرح ایک دوسری حکایت ہے ایک شخص درود شریف میں آنحضرت کے نام کے ساتھ سیدنا کا لفظ نہیں کہتا تھا۔ چونکہ اس کی کتاب میں وہاں پر سیدنا کا لفظ نہیں لکھا تھا۔ اس نے خواب میں حضرت عمر رض کو دیکھا آپ اس پر خفا ہوئے اور فرمایا تو آنحضرت کو سیدنا نہیں کہتا حالانکہ آپ سید العالمین ہیں۔ اس شخص نے توبہ کی! ایک تیسرا خواب خود مترجم کا دیکھا ہوا ہے۔ ہمارے ایک دلی دوست ڈاکٹر مرزا صفدر علی حیدر آباد میں تھے وہ امامیہ مذہب رکھتے تھے جب وہ مر گئے تو مترجم نے ان کو خواب میں دیکھا ایک درخت کے نیچے مغموم اور محزون بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا کہو کیا حالت ہے؟ انھوں نے جواب دیا بڑی فکر میں ہوں، اب تک تو میں اس درخت کے نیچے بٹھایا گیا تھا لیکن اب مجھ کو بڑیرہ لے جانے کا حکم ہو وہاں سخت تکلیف اور عذاب ہے۔ میں اس آفت سے ایک طرح نجات پا سکتا

ہوں وہ یہ کہ دنیا میں ایک مجلس کے اندر میں بیٹھا تھا۔ اس مجلس میں شیعہ صاحبان جمع تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو برا کہنا شروع کیا۔ میں نے اس کو ڈانٹا کہ ایسی بے ادبی اور بدتہذیبی سے باز رہے اگر کوئی شخص یہ خبر جناب ابوبکر صدیق رض کو پہنچا دے اور وہ آنحضرتؐ سے میری سفارش کریں، تو شاید میں بویرہ میں جانے سے بچ جاؤں)۔

ان خوابوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ، اولیاء اللہ کی ارواح سے بعد موت بھی بحکم و مرضیِ الٰہی تصرفات ہوتے ہیں، اور طرح طرح کے فیوض و برکات بھی حضرات صوفیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ اور اتفاق کے ساتھ یہ تواتر ان سے اس قسم کے واقعات منقول ہیں، جن کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض اہلِ ظاہر نے جو سخت تشدد اور غلو رکھتے ہیں، ان امور کا انکار کیا ہے۔

ذَعْذَعَةٌ۔ جدا کرنا، بانٹ دینا۔

ذَعْذَعَتْهَا النَّوَائِبُ وَفَرَّقَتْهَا الْحُقُوقُ (ایک شخص کے پاس بہت سے اونٹ تھے حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا تیرے اونٹ کیا ہوئے؟ تو اس نے کہا) آفتوں اور زمانہ کے حوادث نے ان کو پریشان کر دیا، اور حقوق نے ان کو متفرق کر دیا (یعنی جن جن لوگوں کے حقوق مجھ پر تھے یا نکلے، وہ اونٹ ان کو معاوضہ میں دیئے گئے، تب حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو اچھے مصرف میں صرف ہوئے)۔

ذَعْذَعَتْ بِهِ صُرُوفُ اللَّيَالِي۔ جس کو راتوں کی گردش نے پریشان کر دیا۔

لَا يُحِبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ الْمُذَعْذَعُ (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) ہم اہلِ بیت سے وہی محبت نہ کرے گا جو مذعذع ہو گا۔ (لوگوں نے عرض کیا مذعذع کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا، ولد الزنا نطفۂ حرام۔ باقی جو نطفۂ حلال سے ہو گا وہ ضرور آنحضرتؐ کے اہلِ بیت سے محبت رکھے گا اور ان کی محبت کو جزو ایمان سمجھے گا)۔

ذَعْرٌ۔ ڈرانا، دھمکانا۔ ۹۱

ذُعِرَ۔ ڈر گیا۔

مَذْعُوْرٌ۔ ڈرا ہوا۔

ذَاعِرٌ۔ ڈرنے والا، خبیث۔

ذُعْرٌ۔ خوف۔

وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ۔ (آنحضرتؐ نے جنگِ احزاب میں زبیرؓ سے فرمایا۔ ذرا قریش کے لوگوں کے پاس جا) مگر چھپکے چھپکے، ان کو خبر نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ تو ان کو ڈرائے، وہ میری طرف متوجہ ہوں۔

كُنَّا إِلَخ لَا تَذْعَرُوا إِبِلَنَا (ہم اندر ان کے کھیل رہے تھے، ایک دوسرے کو مار رہے تھے، حضرت عمرؓ آئے تو انھوں نے اتنا ہی کہا) بس کرو ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ ڈر کر بھڑک اٹھیں)۔

لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَاعِرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ شیطان مومن سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے (ایمان کے ساتھ اس کا بہکانا بے نتیجہ ہوتا ہے۔ دوسرے مومن اذان اور تکبیر کہتا ہے۔ شیطان اس سے ڈر کر پادتا ہوا بھاگتا ہے)۔

مَا ذَعَرْتُهَا۔ میں نے اس کو نہیں ڈرایا۔

لَقَدْ رَأَى ذُعْرًا۔ یہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے۔

كَأَنَّهُ مَذْعُوْرٌ۔ جیسے وہ خوف زدہ ہے۔

أَذْعَرْتُهَا۔ میں نے اس کو ڈرایا، یا بھڑکا دیا۔

فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ (قریش کی کارروائیوں) کی اطلاع خفیہ طور پر لا! ان کو میرے اوپر بھڑکا نہیں (یعنی اگر وہ تجھ کو دیکھ لیں گے تو تیرا تعاقب کریں گے تو ہماری طرف آئے گا تو وہ ہمارے اوپر بھی حملہ کریں گے، بیٹھے بٹھائے جنگ کی تحریک ہوگی اور جس مقصد کے لئے تم کو مامور کیا جا رہا ہے تمہارے ظاہر ہو جانے پر وہ بھی فوت ہو جائے گا)۔

ذُو الْأَذْعَارِ۔ یمن کا ایک بادشاہ تھا، اس کا یہ لقب اس وجہ سے ہوا کہ اس کی صورت ہولناک تھی، لوگ اس سے ڈرتے تھے (بعض نے کہا وہ کچھ وحشی لوگوں کو قید کر کے لایا تھا لوگ ان کو دیکھ کر ڈرے بعض نے کہا بن مانس کو پکڑ لایا تھا، لوگ اس سے

ذلّگی)

ذِعْلِبٌ یا ذِعْلِبَۃٌ - تیز رفتار اونٹنی -

تَذَعْلَبَ الرَّجُلُ - چپکے سے چلا -

اَلذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ - تیز رفتار سخت اونٹنی یا تیز رو بڑے کلّہ والی اونٹنی -

بابُ الذال مع الفاء

ذَفَرٌ - باس نکلنا، بو پھوٹنا خواہ اچھی ہو یا بُری، بغل کی بدبو -

وَطِیْنَتُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ - اس حوض کی کیچڑ عمدہ خوشبودار مشک ہوگی -

تُرَابُھَا مِسْکٌ اَذْفَرُ - بہشت کی مٹی عمدہ مشک ہے -

فَمَسَحَ رَأْسَ الْبَعِیْرِ وَذِفْرَاہُ - اونٹ کے سر پر اور اس کے کانوں کی جڑوں پر ہاتھ پھیرا -

اِنَّہٗ جَزَعَ الصُّفَیْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِیْ ذِفْرَانَ - آپ نے صفرا وادی کو طے کیا پھر ذفران میں اتر پڑے -

ذِفْرَانُ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (صفرا وادی مشہور مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)

ثُمَّ اسْتَذْفِرِیْ بِثَوْبٍ - پھر ایک کپڑے میں خوشبو لگا کر اس کا استعمال کر (ایک روایت میں اِسْتَدْفِرِیْ دال مہملہ سے - یعنی بدبو رفع کر - مشہور روایت اِسْتَثْفِرِیْ ہے یعنی لنگوٹ کس لے، جیسے اوپر بیان ہو چکا -)

وَتَحْتَشِیْ وَتَسْتَذْفِرُ - اور پھایہ رکھے اور لنگوٹ کس لے (مجمع البحرین میں ہے کہ تَسْتَذْفِرُ اصل میں تَسْتَثْفِرُ تھا تا کو دال سے بدل دیا ہے -)

ثُمَّ اَذْفِرْہُ بِالْخِرْقَۃِ - پھر ایک چیتھڑے سے اس کو باندھ دے -

ذَفٌّ یا ذِفَافٌ - اڑانا، جلدی کرنا، ہلکا کرنا -

سَمِعْتُ ذَفَّ نَعْلَیْکَ فِی الْجَنَّۃِ - (بلال) میں نے تیری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (مشہور دَفٌّ ہے دال مہملہ سے)

وَاِنْ ذَفَّفَتْ بِہِمُ الْھَمَالِیْجُ - اگرچہ ترکی گھوڑے ان کو جلدی جلدی لیجا کر چلیں -

اِنَّہٗ اَمَرَ یَوْمَ الْجَمَلِ فَنُوْدِیَ اَنْ لَّا یُتْبَعَ مُدْبِرٌ وَلَا یُقْتَلَ اَسِیْرٌ وَلَا یُذَفَّفَ عَلٰی جَرِیْحٍ - حضرت علیؓ جنگ جمل کے دن منادی کرائی، جو شخص پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو اور جو کوئی قید کر لیا ہے اس کو قتل نہ کرو اور جو شخص زخمی ہو جائے اس کی جان نہ لو (اس کو قتل نہ کرو)

فَذَفَّفْتُ عَلٰی اَبِیْ جَھْلٍ - میں نے ابو جہل کا کام تمام کیا - (وہ زخموں سے چور بے سکت رہا تھا - عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اس کا سر کاٹ لیا) -

اَقْعَصَ ابْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَھْلٍ وَذَفَّفَ عَلَیْہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ - ابو جہل کو عفراء کے بیٹوں نے (تلواریں مار مار کر) گرا دیا تھا - عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا کام تمام کیا -

سُلِّطَ عَلَیْہِمْ اٰخِرَ الزَّمَانِ مَوْتُ طَاعُوْنٍ ذَفِیْفٍ - اخیر زمانہ میں ان پر جلدی کی موت طاعون کی (وبا)، بھیجی جائے گی -

وَھُوَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً خَفِیْفَۃً ذَفِیْفَۃً کَاَنَّھَا صَلٰوۃُ مُسَافِرٍ - (میں انس بن مالکؓ کے پاس گیا) وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہے تھے، جیسے مسافر کی نماز ہوتی ہے (یعنی مختصر سورتیں پڑھ کر - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع و سجود برابر ادا نہیں کرتے تھے) -

نَھٰی مِنَ الذَّھَبِ وَالْحَرِیْرِ فَقَالَتْ شَیْءٌ ذَفِیْفٌ یُرْبَطُ بِہِ الْمِسْکُ - آنحضرتؐ نے سونے اور خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا - حضرت عائشہؓ نے کہا ایک تھوڑا سا ریشمی کپڑا ہے جس میں مشک باندھی جاتی ہے -

مَوْتٌ ذَفِیْفٌ یُحْزِنُ الْقَلْبَ - جلدی کی موت جو دل کو ملول کرے، (ایک روایت میں دَفِیْفٌ ہے -)

بابُ الذال مع القاف

ذَقْنٌ - چپت لگانا جیسے صَقْعٌ اور قَفْدٌ ہے ٹھوڑی پر مارنا، ٹھوڑی رکھنا -

ذَقَنٌ اور ذِقْنٌ۔ ٹھوڑی۔

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ۔ آنحضرتؐ نے میری ہنسلی (وگدگی) اور ٹھوڑی کے بیچ میں وفات پائی (آپ وفات کے وقت حضرت عائشہؓ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے، آپ کا سر مبارک اُن کے سینے سے لگا ہوا تھا)۔

فَوَضَعَ عُوْدَ الدِّرَّةِ ثُمَّ ذَقَنَ عَلَيْهَا وَقَالَ هَاتِ (عمران بن سوادہ نے حضرت عمرؓ سے کہا، چار باتوں پر تمہاری رعیت تم سے ناراض ہے۔ یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے اپنی ٹھوڑی درّے کی لکڑی پر رکھی اور فرمایا بیان کرو!

بابُ الذال مع الکاف

ذِكْرٌ یا تَذْكَارٌ۔ بیان کرنا، ذہن میں محفوظ رکھنا، یاد کرنا۔

تَذْكِرَةٌ۔ یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

مُذَاكَرَةٌ اور تَذَاكُرٌ۔ گفتگو کرنا۔

إِذْكَارٌ اور تَذْكِيْرٌ۔ یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

ذُكْرٌ۔ یاد رکھنا۔

اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ کوئی آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں (یعنی ناموری اور شہرت کے لئے) کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کی (بہادری کی) تعریف کریں۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ۔ قرآن ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے (ذکر کے معنی شرف اور فخر)۔

ثُمَّ جَلَسُوْا عِنْدَ الْمَذْكَرِ حَتّٰى بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ پھر ذکر کے مقام (یعنی حجر اسود) کے پاس بیٹھے رہے یہاں تک کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا (ذکر کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے مُراد اس سے اللہ کی یاد ہے، یعنی اس کی تحمید اور تقدیس اور تسبیح اور تہلیل ثنا اور صفت وغیرہ)۔

يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔ خطبہ سُنتے ہیں۔

ثُمَّ قَعَدُوْا إِلَى الْمُذَكِّرِ۔ پھر واعظ کے پاس بیٹھے رہے۔

إِنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُ فَاطِمَةَ۔ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کا ذکر کرتے ہیں (یعنی ان کا پیغام دیتے ہیں)۔

مَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔ پھر میں نے باپ دادا کی قسم نہ اپنی طرف سے بات کرنے میں کھائی نہ دوسرے کا کلام نقل کرتے ہوئے۔

اَلْقُرْاٰنُ ذَكَرٌ فَذَكِّرُوْهُ۔ قرآن بڑا شریف کلام ہے عزت والا، اس کی عزت کرو!

إِذَا غَلَبَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو دونوں کا بچہ نر پیدا ہوتا ہے (یعنی لڑکا، نرینہ اولاد)۔

إِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ۔ جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو وہ اللہ کے حکم سے نر بچہ جنتی ہے۔ (اگر عورت کا پانی غالب آتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نطفہ میں مرد اور عورت دونوں کے پانی شامل ہوتے ہیں)۔

هَبِلَتْ أُمُّهُ لَقَدْ أَذْكَرَتْ بِهِ۔ اس کی ماں اس پر روئے اس نے اس کو نر جنا (اچھا ڈانڈ کا مضبوط)۔

وَاللّٰهِ مَا وَلَدَتِ النِّسَاءُ أَذْكَرَ مِنْكَ۔ خدا کی قسم عورتوں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی مرد نہیں جنا (یعنی جوان مرد بہادر اپنے عزم کو پورا کرنے والا یہ طارق نے عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں کہا)۔

اِبْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ۔ دو برس کا نر اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو (ابن خود نر کو کہتے ہیں، تو ذکر تاکید کے لئے ہے۔ بعض نے کہا جانوروں میں ابن کا اطلاق مادہ پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے ابن اوی (گیدڑ) ابن عرس (نیولہ) ہم اس لئے "ذکر" کہہ کر اشکال رفع کر دیا)۔

اِبْنُ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ۔ ایک برس کے نر اونٹ ذکور

کا جو ملی الجوار ہے۔ ایک روایت میں ذُکُورًا ہے)

لِاَوْلیٰ رَجُلٍ ذَکَرٍ۔ جو مرد نزدیک رشتہ کا ہو اس کے لئے (حالانکہ مرد نر ہی ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذَکَرٍ تاکید ہوگی بعض نے کہا ذَکَرٍ اس لئے فرمایا کہ خنثیٰ نکل جائے، جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوتی ہیں یا اس لئے کہ عصبہ ہونے کی تخصیص نر سے ثابت کریں یعنی عورت عصبہ بنفسہا نہیں ہوسکتی یا اس لئے کہ کوئی مرد کو بالغ سے خاص نہ سمجھے)۔

کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ وَیَغْتَسِلُ مِنْ کُلِّ وَاحِدَۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ اَذْکَرُ۔ آنحضرتؐ اپنی بیویوں کا دورہ کرتے (ہر ایک سے صحبت کرتے) پھر ہر بار غسل کرتے اور فرماتے، یہ غسل کرنا باہ کو تیز کرتا ہے (کیونکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے حرارتِ غریزی بڑھتی ہے اور باہ کو تحریک ہوتی ہے۔ اس حدیث سے آنحضرتؐ کی قوت رجولیت معلوم کرنا چاہیئے، اس وقت جب آپؐ کی عمر شریف پچاس سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور ایسی قوت کے ساتھ آپ نے عین شباب میں ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی۔ اس موقعہ پر مجھ کو ایک نقل یاد آئی۔ مولوی علی رضا خاں صاحب ام۔ اے جو ایک متدین حق پرست عہدہ دار تھے، ان سے اور مولوی چراغ علی صاحب شاگردِ رشید سر سید سے تعدادِ ازواج کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران میں مولوی چراغ علی صاحب نے کہا کہ ایک عورت مرد کے لئے بہت کافی ہے۔ مولوی علی رضا خاں نے فرمایا، ہاں جو کوئی ہیجڑا اور کم قوت ہو اس کے لئے کافی ہے مگر یہ کیا ظلم ہے کہ ایک ہیجڑا ڈھیلا تمام دنیا کو اپنے اوپر قیاس کرے، اس پر بہت ہنسی ہوئی اور مولوی چراغ علی صاحب خاموش ہو رہے)۔

کَانَ یَتَطَیَّبُ بِذِکَارَۃِ الطِّیْبِ۔ آنحضرتؐ مردوں کی خوشبو کا استعمال کرتے (جس میں رنگ نہیں ہوتا، جیسے مشک عود اور عنبر وغیرہ۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو، جیسے زعفران، مہندی اور کسم وغیرہ)۔

کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ۔ صحابہؓ عورتوں کی خوشبو کو (جس میں رنگ ہوتا ہے) مردوں کے لئے مکروہ جانتے تھے (جیسے مہندی زعفران وغیرہ۔ مگر نکاح کے وقت مکروہ نہیں، جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اِنَّ عَبْدًا اَبْصَرَ جَارِیَۃً لِسَیِّدِہٖ فَغَارَ السَّیِّدُ فَجَبَّ مَذَاکِیْرَہٗ۔ ایک غلام نے مالک کی لونڈی پر نظر ڈالی، مالک کو غیرت آئی، اس نے غلام کی (قوتِ) مردمی کے آلے کٹوا دیئے (یعنی اُس کو ہیجڑا کر دیا)۔

فَغَسَلَ مَذَاکِیْرَہٗ۔ مردمی کے اعضاء کو دھویا (یعنی ذکر اور خصیوں اور ان کے حوالیکو)

فَذَکَرْتُ قَوْلَ سُلَیْمَانَ۔ میں نے سلیمانؑ کی دعا یاد کی (انھوں نے کہا تھا مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو قیامت تک نہ ملے، اس خیال سے آپ نے شیطان کو چھوڑ دیا، ورنہ آپ اس کو باندھ دیتے اور سب لوگ اس کو دیکھتے اس حدیث سے شیطان کا مجسم اور موجود ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں، اُن کا رد ہے)

وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ یُذْکَرُ مَعَ النُّھْبَۃِ۔ اور حدیث کو لوٹ کے ساتھ بیان کیا (یعنی اس میں لوٹ کا ذکر کیا)۔

فَاذْکُرْھَا عَلَیَّ۔ تو میرا پیغام اُس کو دے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَھَا۔ آنحضرت صلعم نے اس کو پیغام دیا ہے۔

لِیُذَکِّرَہٗ مِنْ کَذَا۔ اس کو فلاں فلاں باتیں یاد دلانے کو (جن کا خیال نماز سے پیشتر نہیں آتا تھا، نماز میں شیطان یاد دلاتا ہے)۔

اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کو پڑھتے رہو یاد کرتے رہو

جَارِیَۃً تُذَکِّرُکَ بَعْضَ مَا مَضٰی۔ تمہاری شادی ایک جوان چھوکری سے کر دیں جو تم کو کچھ گزری ہوئی باتیں یاد دلا دے (یعنی جوانی کے مزے اور چونچلے)۔

فَلَانَۃٌ تَذْکُرُ۔ فلاں عورت حضرت عائشہؓ کی

تعریف کرتی تھی کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہیں۔ یا فُلَانَۃٌ تُذْکَرُ (یعنی فلاں عورت کی تعریف کی جاتی ہے)۔

اِجْتَمَعْنَ وَذَکَرْنَ۔ آپ کی سب بیویاں جمع ہوئیں اور اس بات کا ذکر نکالا (کہ لوگ آپ کو اسی دن تحفے بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہؓ کی باری ہوتی ہے)۔

ذَکَرْتُہٗ لِطَاؤُسَ فَقَالَ تَزْرَعُ۔ میں نے مزارعت کا بیان طاؤسؓ سے کیا (کہ لوگ اس کو ناجائز جانتے ہیں) انھوں نے کہا تو مزارعت کر۔

ذَکَرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ۔ تو نے ہر دن ہم کو یادِ الٰہی میں رکھا۔

اِذَا ذَکَرَ فِی الْمَسْجِدِ اَنَّہٗ جُنُبٌ فَخَرَجَ کَمَا ھُوَ۔ جب کسی کو مسجد میں جانے کے بعد یاد آئے کہ اس کو نہانے کی حاجت ہے، تو اسی طرح جس حال میں ہو نکل جائے اور غسل کرے۔

ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ۔ لوگوں نے آگ اور نرسنگے کا ذکر کیا (کسی نے کہا بلندی پر آگ روشن کر دیا کرو، اس کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ نماز تیار ہے۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح بگل بجا دیا کرو)۔

ذَکَّرَنَا ھٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اس شخص (یعنی حضرت علیؓ) نے ہم کو آنحضرتؐ کی نماز یاد دلا دی (آپ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہونے پر تکبیر کہا کرتے، لیکن حضرت عثمانؓ ضعف یا کبر سنی کی وجہ سے یہ تکبیریں آہستہ کہتے ہوں گے، معاویہؓ کو یہ گمان ہوا کہ انھوں نے یہ تکبیریں ترک کر دیں، تو معاویہؓ نے ان کی پیروی کی اور زیاد نے معاویہؓ کی پیروی کی، حضرت علیؓ نے سنت کے موافق نماز پڑھائی اور یہ تکبیریں پکار کر کہیں)

کَانَ اَبُوْ قِلَابَۃَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَذَکَرُوْا۔ ابو قلابہ عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے قسامت کا ذکر کیا۔

اَمَا تَسْتَحْیِیْ مِنْ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ اَنْ تَذْکُرَ شَیْئًا۔ آپ شرم نہیں کرتے اس سے کہ یہ عورت کوئی ایسی بات بیان کرے (جو آپ کے زنانہ کی شان کے خلاف ہو۔)

وَبَقِیَتْ حَتّٰی ذُکِرَ۔ اُم خالد زندہ رہیں یہاں تک کہ اس قمیص کا تذکرہ ہونے لگا (جو آنحضرتؐ نے ان کو پہنایا تھا کیونکہ وہ خلافِ عادت بہت دنوں تک چلتا رہا)۔

وَیُذْکَرُ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ حَیْدَۃَ وَرَفَعَہٗ وَلَا تُھْجَرُ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً اس طرح منقول ہے کہ گھر ہی میں ہجران ہو (یعنی چھوڑ دینا) (بعض نسخوں میں رَفْعُہٗ بلا واو ہے تو یُذْکَرُ کا مفعول مالم یسم فاعلہ وہی ہوگا)

وَذَکَرَ جِیْرَانَہٗ۔ اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا (گویا نماز سے پہلے قربانی کر لینے کی یہ وجہ بیان کی)۔

وَلَا یَذْکُرْھَا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ۔ اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے، اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ اس شخص کی مثال جو حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے (حق تعالیٰ کی یاد، نماز اور تلاوتِ قرآن اور حدیث و تدریس اور تالیف و ترجمہ کتبِ دین اور سعی اقامتِ دین سب پر محیط ہے)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ۔ جو لوگ تم میں مر جائیں اُن کی خوبیاں بیان کرو (برائیوں کا ذکر نہ کرو)۔

وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ۔ جب تو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھے تو دل میں یہ خواہش کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو راستہ بتلائے اور راستہ بھی کیسا تیر کی طرح سیدھا، خالص سچا راستہ جس میں ذرا بھی کجی اور غلطی نہ ہو)۔

فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِھَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ۔ وہاں کی خوشبو بیان کی اور مشک کا ذکر کیا (گویا اس خوشبو کو مشک سے تشبیہ دی)۔

اَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ۔ جب بندہ میری یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں (یعنی توفیق اور اعانت اور مدد سے)

(اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذاتِ الٰہی زمین پر ہے، کیونکہ اگر یہ مراد ہوتی تو ذکر کی تخصیص لغو ہو جاتی۔ امام ابن تیمیہ نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور پھر ہمارے ساتھ بھی ہے یہ معیت تو عمومی ہے اب جہاں یہ آیا ہے کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے یا نیکوں کے ساتھ تو اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنے فضل و کرم اور عنایت و اعانت اور امداد اور توفیق خیر سے)

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔ اللہ کو تنہائی میں یاد کیا پھر اس کی آنکھیں بہہ نکلیں (اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو دیا)۔

إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ کنکریاں مارنا یا صفا مروہ میں سعی کرنا اللہ کی یاد قائم کرنے کے لئے ہے (سب حرکات سے مقصود ذکر الٰہی ہے کنکریاں مارنے سے غرض یہ ہے کہ شیطان پر خاک ڈالی)۔

كَتَبَ فِي الذِّكْرِ۔ لوح محفوظ میں لکھا۔

إِذَا رُءُوا ذُكِرَ اللّٰهُ (اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جب اُن کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے (کیونکہ ان کے چہرے پر محبت الٰہی اور ذوق و شوق کے ایسے انوار ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کا دل بے اختیار پروردگار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ یہ اولیاء اللہ کی شناخت آپ نے ایسی بیان فرما دی ہے کہ ہر ایک آدمی سچے ولی کو جھوٹے مدعی ولایت سے ممیز کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقبول بندوں کا دیکھنا بھی ذکر اور عبادت الٰہی میں داخل ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ، حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے)

فَذُكِرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا۔ مجھ سے بیان کیا گیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے (آنحضرتؐ سے پوچھا اتنی عبارت محذوف ہے)؟

وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا۔ عقیقہ کے جانور نر ہوں یا مادہ، کچھ قباحت نہیں۔ اسی طرح قربانی کے جانور بھی۔

كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ۔ مجھ کو بے وضو اللہ کا یاد کرنا اچھا معلوم نہ ہوا (اس وجہ سے میں نے سلام کا جواب دینے میں تاخیر کی کیونکہ میں بے وضو تھا، اس حدیث سے یہ نکلا کہ ذکر الٰہی کے لئے طہارت مستحب ہے۔ حالانکہ سلام علیکم کے جواب میں ذکر الٰہی نہیں ہے کیونکہ وعلیکم السلام کے معنی یہ ہیں کہ تم سلامت رہو مگر چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے اس لئے باطہارت جواب دینا آپ نے مناسب سمجھا۔ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ اللہ کی یاد ہر حال میں کرتے رہتے اس لئے تلاوتِ قرآن یا دوسرے اذکار حالتِ حدث میں بھی جائز ہیں، گو اَولیٰ یہی ہے کہ طہارت کے ساتھ کئے جائیں)۔

قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا، کیا میں تم کو وہ بات بتلاؤں جو اللہ کی راہ میں سونا، چاندی خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتلایئے ارشاد فرمایا) اللہ کی یاد کرنا (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر اور مقصود اصلی ہے)۔

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سب ذکروں میں افضل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے (یعنی کلمہ توحید۔ پھر سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر) اس میں علماء اختلاف ہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا کیسا ہے۔ حضرات صوفیہ نے اس کو بھی ذکر الٰہی میں داخل کیا ہے اور اس آیت سے دلیل لی ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ اور علمائے ظاہر کہتے ہیں کہ صرف اسم ذات کا ذکر آنحضرتؐ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے اور اس آیت کا منشا یہ نہیں ہے کہ اللہ! اللہ کہتا رہ، بلکہ وہ جواب ہے اس سوال کا قل من انزل الکتب الذی جاء به موسی الآیۃ یعنی تو کہہ دے کہ اللہ ہی نے اس کتاب کو اُتارا۔ تو بہتر یہی ہے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے، یعنی نفی و اثبات کا کلمہ ذکر کے لئے اختیار کرے تاکہ فریقین کے نزدیک اجور اور ثواب ہو۔ میں کہتا ہوں حضرات صوفیہ اس حدیث سے دلیل لے سکتے ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا۔ اور شاید علمائے ظاہر نے اس حدیث پر خیال نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ عَمَلًا اَنْجٰی لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ۔ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں ہے۔

مَنْ ذُکِرَ وَعِیْدًا وَابْتُغِیَ۔ جو ذکر کیا گیا پوجا گیا ڈھونڈھا گیا۔

وَذَکَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَیُعَادُ رُوْحُهٗ۔ آنحضرتؐ نے کافر کی موت کی سختی کا حال بیان کیا۔ اس کے بعد یہ فرمایا کہ اُس کی روح لوٹائی جاتی ہے۔

ذُکْرٌ۔ یاد رکھنا۔

ذَکَرٌ۔ ذکر پر مارنا۔

اَعُوْذُ مِنَ الذِّکْرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ذلت اور رسوائی سے کہ لوگ برائی کے ساتھ میرا تذکرہ کریں۔

فَکَانَ کَلَامُهُمْ ذِکْرًا۔ اُن کا کلام ذکر الٰہی ہوگا۔

کُنْتُ ذَکُوْرًا فَصِرْتُ نَسِیًّا۔ میں یاد رکھنے والا تھا اب بہت بھولنے والا ہو گیا ہوں۔

ذَکًا یا ذُکُوًّا یا ذَکَاءً۔ آگ کا روشن ہونا، شعلے مارنا، ذہن کا تیز ہونا۔

ذَکٰوۃٌ۔ جانور کا ذبح کرنا۔

ذُکَاءُ۔ آفتاب۔

ذَکٰوۃُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃُ اُمِّهٖ۔ پیٹ کے بچہ کی ذکوٰۃ اس کی ماں کی ذکوٰۃ ہے (بچہ کو علیحدہ ذبح کرنے کی حاجت نہیں بعض نے ذَکٰوۃَ اُمِّهٖ پڑھا ہے تو اس قرأت سے معنی یہ ہوں گے کہ، پیٹ کے بچہ کی ذکوٰۃ اس کی ماں کی ذکوٰۃ کی طرح ہے (یعنی جب وہ پیٹ سے زندہ نکلے تو اُس کو بھی ماں کی طرح ذبح کرنا چاہئے بعض نے ذَکٰوۃَ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃَ اُمِّهٖ دونوں کو منصوب روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں۔)

مجمع البحار میں ہے کہ کسی صحابی یا تابعی سے یہ منقول نہیں ہے کہ پیٹ کے بچہ کو دوبارہ ذبح کرنا چاہئے، صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے۔

کُلْ مَا اَمْسَکَتْ عَلَیْکَ کِلَابُکَ ذَکِیًّا اَوْ غَیْرَ ذَکِیٍّ۔ تیرے تمام کتے (جن کو تو نے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو) جس جانور کو پکڑ لیں اُس کو کھا، خواہ وہ ذبح کیا جائے (مثلاً تو اس کو زندہ پائے اور ذبح کر لے) یا ذبح نہ کیا جائے (مثلاً کتا اس کو مار ڈالے تیرے ہاتھ آنے سے پہلے) (اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے اور کتا نجس نہیں ہے ورنہ آپ یہ حکم فرماتے کہ اس جانور کو دھو کر کھاؤ! اور دھونے سے بھی کیا ہوتا جب اس کی نجاست رگوں اور خون میں سرایت کر جاتی۔ دوسرے اگر اُس کا منہ نجس ہوتا تو اس کا شکار حلال نہ ہوتا، اس لئے کہ اس کا لعاب جانور کے رگ و پوست میں گھس جاتا ہے جو دھونے سے بھی نہیں نکل سکتا۔ امام بخاریؒ اور محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ لیکن جمہور علماء کتے کے جھوٹے کو نجس کہتے ہیں اور اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے تو اُس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی لگا کر ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس لحاظ سے کہ بعض کتے کے منہ میں زہر ہوتا ہے۔ اگر نجاست کی وجہ سے ہوتا تو تین بار دھونا کافی سمجھا جاتا اور مٹی سے رگڑنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ دوسرے سور جو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے، اس کا جھوٹا سات بار سے بھی زیادہ دھونے کا حکم ہوتا، حالانکہ ایسا کوئی حکم شارعؑ نے نہیں دیا)۔

ذَکَاۃُ الْاَرْضِ یُبْسُهَا۔ زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے (یہ امام محمد باقرؑ کا قول ہے)۔

قَشَبَنِیْ رِیْحُهَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَکَاؤُهَا۔ اُس کی ہوا نے مجھ کو زہر آلود کر دیا اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا دیا۔

ذَکَتِ النَّارُ تَذْکُوْ ذَکًا۔ جب آگ شعلے مارنے لگی۔ عرب کہتے ہیں ذَکَّیْتُ النَّارَ میں نے آگ کو خوب روشن کیا وہ شعلے اڑانے لگی۔

قَدْ ذَکَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِیْ اٰدَمَ۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو آدمیوں کے لئے پاک کر دیا (اس کے ذبح کرنے کی حاجت نہیں)

دِبَاغُھَا ذَکٰوتُھَا۔ کھال کی دباغت کرنا گویا جانور کو ذبح کرنا ہے (جیسے جانور ذبح سے پاک اور حلال ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ خواہ کھال حلال جانور کی ہو یا حرام جانور کی یا مُردار کی، سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور بعض نے سور اور آدمی کی کھال کو مستثنیٰ رکھا ہے مگر اس استثناء پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ سور کی کھال جُدا ہی نہیں ہو سکتی اور اسی طرح آدمی کی بھی۔ مگر کسی طور سے اگر جُدا کرلی جائے اور دباغت کرلیں تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے مگر اس کا استعمال مکروہ ہوگا۔ اس لئے کہ آدمی معزز اور محترم ہے اس کے ہر جزو بدن کو زمین میں دفن کر دینا چاہیے۔ ناگزیر حالت میں اگر معالجہ کے لئے آدمی کی کھال کی ضرورت ہو تو دباغت کے بعد اس کے پاک ہو جانے میں کوئی شک نہیں، جیسے اس کی ہڈی اور بال وغیرہ کہ وہ بھی پاک ہیں)۔

کُلُّ یَابِسٍ ذَکِیٌّ۔ ہر خشک چیز پاک ہے۔

قَبْرُ عَلِیٍّ بَیْنَ ذَکَوَاتٍ بِیْضٍ۔ حضرت علی رض کی قبر سفید مشتعل کنکروں کے درمیان ہے۔

ذَکْوَانُ۔ ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

ذَکِیٌّ۔ ذہین، روشن طبع (اس کے مقابل غَبِیٌّ ہے)۔

باب الذال مع اللام

ذَلْذَلَۃٌ۔ یا تَذَلْذُلٌ مضطرب ہونا، ہلنا، لٹک جانا۔

یَخْرُجُ مِنْ ثَدْیِہٖ یَتَذَلْذَلُ۔ اُس کے پستان سے نکل کر ہلتا ہوگا (یہ ماخوذ ہے ذَلَاذِلُ الثَّوْبِ سے یعنی کپڑے کا نیچا کنارہ جو لٹکتا ہو۔ مجمع میں ہے کہ ذَلَذِلُ اور ذَلَاذِلَۃٌ اور ذُلْذُلٌ اور ذُلَذِلٌ اور ذِلْذِلٌ اور ذُلْذُلَۃٌ سب کے یہی معنی ہیں۔ بعض نے کہا ذَلَاذِل وہ کپڑے جو اوپر پہنے جائیں اوپر والا کپڑا نیچے والے سے چھوٹا ہو تاکہ دیکھنے والوں کی نظر سب پر پڑے)۔

ذَلَفٌ۔ ناک چھوٹی ہونا، اُس کی نوک برابر ہونا یا ناک موٹی اور چھوٹی ہونا نتھنے پھیلے ہوئے۔

اَذْلَفُ۔ جس شخص کی ناک چھوٹی یا چپٹی ہو۔

ذُلْفٌ۔ اَذْلَفُ کی جمع ہے (جیسے حدیث میں ہے :

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چھوٹی اس کی نوک برابر ہوگی (مراد ترک لوگ ہیں)۔

ذَلْقٌ۔ پرندے کا بیٹ کرنا۔ جیسے ذَرْقٌ اور زَرْقٌ اور سَلْحٌ ہے۔ تیز ہونا، تیز کرنا، ناتوان کرنا۔

ذَلَقٌ۔ تیز ہونا، روشن کرنا، گھبرانا، پیاس سے مرنے کے قریب ہونا۔

ذَلَاقَۃٌ۔ تیزی (ذَلْقٌ سے ہی مشتق ہے)۔

ذَلِیْقُ اللِّسَانِ۔ تیز زبان اور بہت باتیں کرنے والا (پنجابی کہتے ہیں) :

فُلَانٌ ذَلِیْقُ اللِّسَانِ یا طَلِیْقُ اللِّسَانِ فَصِیْحُ الْبَیَانِ وہ طرار زبان آور، زبان دراز فصاحت کے ساتھ تقریر کرنے والا۔

لِسَانٌ ذَلِقٌ طَلِقٌ۔ تیز زبان بڑی چلتی ہوئی۔

فَلَمَّا اَذْلَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ۔ جب پتھروں کی مار نے اُن کو (یعنی ماعز اسلمی کو) بے قرار کر دیا یا ناتوان کر دیا۔

کَانَتْ تَصُوْمُ فِی السَّفَرِ حَتّٰی اَذْلَقَھَا الصَّوْمُ۔ حضرت عائشہ رض سفر میں بھی روزہ رکھتی تھیں، یہاں تک کہ روزہ نے اُن کو گلا دیا (ضعیف کر دیا کمزور کر دیا)۔

اِنَّہٗ ذَلِقَ یَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَطَشِ۔ وہ اُحد کے دن پیاس کی وجہ سے مرنے لگے۔

اَذْلَقَنِیَ الْبَلَاءُ فَتَکَلَّمْتُ (حضرت ایوب نے اپنی دعا میں عرض کیا) تیری آزمائش نے مجھ کو مجبور کر دیا، آخر میں نے عرض کیا (صبر کی انتہا ہو گئی، اب صبر نہ کر سکا)۔

یَکْسَعُھَا بِقَائِمِ السَّیْفِ حَتّٰی اَذْلَقَہٗ۔ تلوار کے قبضے (مٹھے) سے مارتے رہے یہاں تک کہ اس کو بے قرار کر دیا۔

جَاءَتِ الرَّحِمُ فَتَكَلَّمَتْ بِلِسَانٍ ذُلَقٍ طُلَقٍ۔ ناطہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور بڑی تیز اور چلتی ہوئی زبان سے اس نے بات کی (اہل عرب کہتے ہیں :
لِسَانٌ طَلِقٌ ذَلِقٌ یا طُلُقٌ ذُلُقٌ یا طَلِيقٌ ذَلِيقٌ یا طُلَقٌ ذُلَقٌ۔ (سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی) تیز اور چلتی ہوئی زبان
ذَلْقُ كُلِّ شَيْءٍ۔ ہر چیز کی دھار۔
عَلٰى حَدِّ سِنَانٍ مُذَلَّقٍ۔ جیسے تیز نیزہ کی انی (نوک) (مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنے شوہر کے پاس رہنا ایسا ہے جیسے نیزے کی نوک یا تلوار کی دھار پر رہنا یعنی بالکل بے قراری اور اضطراب کے ساتھ)۔
فَكَسَرْتُ حَجَرًا وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ میں نے ایک پتھر توڑا اور اس کو صاف کیا وہ تیز ہو گیا (یعنی دھاندار ہو گیا، کاٹنے لگا)۔
أَلَمْ نَسْقِ الْحَجِيجَ وَنَنْحَرِ الْمِذْلَاقَ الرُّفُدَا
کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنی کو جس کے دودھ سے برتن بھر جاتے ہیں نہیں کاٹا۔
ذُلُقِيَّةٌ۔ ایک شہر ہے ملک روم میں (حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں اس کا ذکر ہے)۔
ذَوْلَقِيَّةٌ۔ تین حروف ہیں را اور لام اور نون۔
شَفَوِيَّةٌ تین دوسرے حروف کو کہتے ہیں، با اور میم اور فا۔
ذُلٌّ یا ذُلَالَةٌ یا مَذَلَّةٌ یا ذَلَالَةٌ یا ذِلَّةٌ۔ رسوائی بے عزتی (یہ ضد ہے عِزَّةٌ کی)۔
تَذْلِيلٌ اور إِذْلَالٌ۔ آسان کرنا، تابعدار کرنا، ذلیل کرنا۔
تَذَلُّلٌ۔ تواضع، فروتنی، تابعدار ہو جانا۔
اَلْمُذِلُّ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی ذلیل کرنے والا جیسے مُعِزٌّ عزت دینے والا۔
كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُذَلَّلٍ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ۔ ابو الدحداح کے کتنے خوشے ہیں کھجور کے جو تذلیل کیے گئے (تذلیل اس کو کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں کھجور کے پھل نمودار ہوتے ہیں تو عرب لوگ ان میں ڈالیوں کی طرف سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ توڑنے میں آسانی ہو۔ ایک روایت میں عَذْقٌ ہے بفتح عین جو کھجور کے درخت کو کہتے ہیں، تو معنی یہ ہوں گے کہ ابو الدحداح کے لیے کھجور کے کتنے درخت ہیں جن کا میوہ لینا آسان کر دیا گیا ہے، یعنی ان کا میوہ زمین سے قریب ہے ہر شخص بہ آسانی توڑ سکتا ہے)۔
يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي۔ مدینہ کو اچھی طرح میوے نزدیک لٹکے ہوئے چھوڑ کر چلے جائیں گے، صرف جنگلی جانور وہاں اکٹھا ہوں گے (آدمی کوئی نہ رہے گا)۔
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ذُلُلَ السَّحَابِ۔ یا اللہ! ہم کو ان بادلوں سے پانی پلا جو نرم ہوں (نہ ان میں چمک ہو نہ گرج)۔
ذُلُلٌ جمع ہے ذَلُولٌ کی۔ یعنی نرم، ملایم، ہموار (اس کی ضد صَعْبٌ ہے یعنی سخت) یہ ذِلٌّ بکسرۂ ذال سے مشتق ہے۔
إِنَّهُ خُيِّرَ فِي رُكُوبِهِ بَيْنَ ذُلُلِ السَّحَابِ وَصِعَابِهِ فَاخْتَارَ ذُلُلَهُ۔ ذو القرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم ملایم بادل (جن میں گرج اور چمک نہ ہو) اختیار کرو یا سخت (جن میں گرج اور چمک ہو) انھوں نے نرم ملایم بادلوں کو پسند کیا۔
مَا مِنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَقَدْ جَاءَ عَلٰى أَذْلَالِهِ۔ اللہ کی کتاب میں جو آیت ہے وہ اپنے صاف سیدھے رستوں پر آئی ہے۔
أَذْلَالٌ جمع ہے ذِلٌّ کی بکسرۂ ذال (اہل عرب کہتے ہیں رَكِبُوا ذِلَّ الطَّرِيقِ۔ اچھے صاف رستے میں گئے)
إِذَا رَأَيْتُمُونِي أُنْفِذُ فِيكُمُ الْأَمْرَ فَأَنْفِذُوهُ عَلٰى أَذْلَالِهِ (زیاد بن ابی سفیان نے خطبہ سنایا، تو کہا) جب تم دیکھو میں تم کو کوئی حکم دوں تو اس کو عمدہ رستوں پر چلاؤ (یعنی تدبیر اور دانائی سے اس حکم کو نافذ کرو)
بَعْضُ الذُّلِّ أَبْقٰى لِلْأَهْلِ وَالْمَالِ۔ کبھی ذلت آدمی کے مال اور اہل و عیال کو باقی رکھتی ہے (جب ایک ظالم اس پر

ظلم کرے اور اس سے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی ذلت
پر صبر کرے اور خاموش رہے تو اس کا جان و مال محفوظ رہے گا،
اور اگر غصہ کرکے اپنی عزت بحال رکھنا چاہے، تو جان اور مال کے
تلف ہونے کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے)۔

كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّسْتَذِلُّوْا۔ ذلیل ہونے کو ناپسند
کرتے تھے۔

مَوْتُ الْعِزِّ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاةِ الذُّلِّ عزت کے ساتھ
مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہتر ہے (اردو میں ایک مثال ہے
مال صدقہ جان درجان صدقہ آبرو۔ شریف آدمی جان دینا بہتر
سمجھے گا مگر ذلت کو گوارا نہ کرے گا، اسی طرح عزت دار قوم لڑکر
مرجانا پسند کرے گی مگر غلامی کے ساتھ جینا گوارا نہ کرے گی)۔

اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ (جب جہاد چھوڑ دیں گے
تو) اللہ تو ان پر ذلت بھیجے گا (کیونکہ جب کھیتی باڑی میں
مصروف ہوئے تو رعیت بنے رہے، اب حاکم ان پر طرح طرح
کے ظلم کریں گے اور خدا کے دیئے ہوئے قانون سے لاپرواہ ہو کر اپنا قانون
ان پر چلائیں گے وہ اس کو گوارا کریں گے اور ذلت کی زندگی گزارتے
رہیں گے کیونکہ اللہ کے قانون کے لئے جہاد ترک کرچکے ہوں گے)۔

اَلذُّلُّ فِيْ نَوَاصِي الْبَقَرِ۔ گائے بیل کی پیشانی میں ذلت
دھری ہوئی ہے (کیونکہ گائے بیل وہی لوگ زیادہ رکھتے ہیں
جو رعایا اور زراعت پیشہ ہوں ایسے لوگ ہمیشہ ملکوں کے محکوم
اور تختۂ مشق بنے رہتے ہیں۔ اس کے برخلاف عزت اور بھلائی
گھوڑوں کی پیشانی میں ہے کیونکہ گھوڑوں کے سوار سپاہی اور
محنت کش جنگی لوگ ہوتے ہیں وہ دوسروں پر حکومت کرتے ہیں
نہ یہ کہ محکومی کی زندگی بسر کریں)

حَائِطٌ ذَلِيْلٌ۔ پست دیوار۔

بَيْتٌ ذَلِيْلٌ۔ پست کوٹھری (جس کی چھت نیچی ہو)۔

لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ۔ مومن کو
نہیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے (یعنی پروردگار پر
بھروسہ کرکے اپنی عزت کو قائم اور اپنے مقام کی حفاظت کرنا
چاہیئے، اگر مارے گئے یا قید ہوئے تو سبحان اللہ۔ اپنے ایمان
اور حق و سچائی کی حمایت اور طرف داری میں اہل باطل کی
جانب سے جو تکلیف لاحق ہو وہ ایک مومن کے لئے قند سے زیادہ
شیریں ہونی چاہیئے)۔

اُمُوْرُ اللّٰهِ جَارِيَةٌ عَلٰى اَذْلَالِهَا۔ اللہ کے کام
اپنے مناسب راستوں پر جاری ہیں یا معمولی راستوں پر۔

تَذِلُّ الْاُمُوْرُ لِلْمَقَادِيْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ الْحَتْفُ
فِي التَّدْبِيْرِ۔ سب کام تقدیر کے تابع ہیں کبھی آدمی کی
موت اس کی تدبیر ہی سے ہوتی ہے (وہ موت سے بچنے کی ایک
تدبیر کرتا ہے لیکن اس کی موت اسی میں مقدر ہوتی ہے تو تدبیر الٹی
پڑتی ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر چھوڑ دینا چاہیئے
نہیں تدبیر دل کھول کر اور جان توڑ کر کرنا چاہیئے مگر بھروسہ
اللہ کی تقدیر پر رکھنا چاہیئے اپنے ساز و سامان اور ذرائع و
وسائل پر یا اصابت رائے پر مغرور نہ ہونا چاہیئے۔ اس میں ایک
فائدہ یہ بھی ہے کہ جب تدبیر کرنے کے ناکامی ہوتی ہے تو زیادہ رنج نہیں
ہوتا آدمی صابر اور شاکر رہتا ہے یہ سمجھ لیتا ہے کہ ہمارے مقدر
میں کامیابی نہ تھی، اور جو لوگ تقدیر الٰہی پر ایمان نہیں رکھتے،
صرف تدبیر ہی پر نازاں رہتے ہیں جب ان کی تدبیر نہیں چلتی
تو بسا اوقات خودکشی کر لیتے اور جان دیدیتے ہیں)۔

ذَلِيٌّ۔ چننا۔

اِذْلَوْلٰی۔ دوڑا، چلا۔

مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ قَائِلًا مَاتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ فَاذْلَوْلَيْتُ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَهٗ۔ میں نے ایک کہنے
والے کا کہنا سنا کہ اللہ کے رسول گزر گئے، یہ سنتے ہی میں
بھاگی (دوڑ کر چلی) اور میں نے آپ کا چہرہ (منور) دیکھا۔

باب الذال مع المیم

ذَمْرٌ۔ ملامت کرنا، ابھارنا، برانگیختہ کرنا۔

تَذْمِيْرٌ۔ اندازہ کرنا (یہ معنی تقلیبا ہے)۔

تَذَامُرٌ۔ لڑائی پر اُبھارنا۔

تَذَمُّرٌ۔ ایک فوت شدہ چیز پر اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ غصہ ہونا، ڈرانا۔

ذِمَارٌ جس کی آدمی کو حفاظت کرنی چاہیے (جیسے عزت آبرو، عصمتِ زناں نگہداشت اطفال وغیرہ)

اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ فَضَحَ الذِّمَارَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ (حضرت علی رضؓ نے کہا) عثمان نے تو ذمار کو رسوا کیا (جبھی تو جنگِ اُحد میں آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے) آنحضرتؐ نے فرمایا خاموش رہ۔

حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَارِ۔ ذمار کا دن کیا عمدہ دن ہے (یہ ابوسفیان کا قول ہے) یعنی جنگ کا دن جس دن آدمی اُن چیزوں کی حفاظت کرتا ہے جن کی حفاظت اس پر لازم ہے)

تَحْرُجُ یَتَذَمَّرُ۔ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا نکلا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَتَذَمَّرُ عَلٰی رَبِّہٖ۔ حضرت موسیٰؑ اپنے پروردگار پر جرأت کرتے تھے (یعنی بے تکلف معروضہ کرتے تھے۔ کبھی جذبات میں وہ باتیں مُنہ سے نکال بیٹھتے تھے جو دوسرے لوگ ہرگز بارگاہِ الٰہیت میں مُنہ سے نہیں نکال سکتے۔ جیسے ربنا انک اتیت فرعون وملاءہ زینۃ و اموالا فی الحیٰوۃ الدنیا، الآیۃ یا اتھلکنا بما فعل السفھاء منا ان ھی الا فتنتک۔ یہ باتیں حضرت موسیٰؑ ہی کو سزاوار تھیں، جو پروردگار کے خاص پروردہ غلام اور لاڈلے تھے)۔

اِذَا اُمُّہٗ تَذَمَّرُہٗ وَتَسُبُّہٗ (حضرت طلحہ رضؓ جب مسلمان ہوئے تو) اُن کی ماں اُن پر غصہ کرنے لگیں، اُن کو بُرا کہنے لگیں یا ان کو اسلام سے پھر جانے پر اُبھارنے لگیں۔

وَاُمُّ اَیْمَنَ تَذَمَّرُ وَتَصْخَبُ۔ اُم ایمن رضؓ (آنحضرتؐ کی آیا، کھلائی) غصہ کرنے اور غل مچانے لگیں (ایک روایت میں تَذْمُرُ ہے)

فَجَاءَ عُمَرُ ذَامِرًا۔ اتنے میں حضرت عمر رضؓ ڈراتے ہوئے آئے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ ذَمَرَ حِزْبَہٗ۔ شیطان نے اپنے گروہ کو ہمت دلائی اُبھارا۔

فَتَذَامَرَ الْمُشْرِکُوْنَ وَقَالُوْا ھَلَّا کُنَّا حَمَلْنَا عَلَیْھِمْ وَھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ اب مشرکین پچھتانے لگے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے (بڑی غلطی کی) مسلمانوں پر اُس وقت حملہ کیوں نہیں کیا جب وہ نماز میں تھے (ارے بیوقوفو یہ انتہائی نامردی ہے کہ ایک شخص خدا کی عبادت میں مصروف ہو اور تم اس کو غافل پاکر اُس پر حملہ کرو)۔

فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلٰی مُذَمَّرِ اَبِیْ جَہْلٍ۔ میں نے ابوجہل کے مونڈھے یا گردن پر پاؤں رکھا (وہ مردود زخمی حالت میں پڑا تھا)۔

ذِمَارٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے ملک یمن میں جو مقام صنعا سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔

ذَمَلٌ یا ذُمُوْلٌ یا ذَمِیْلٌ یا ذَمَلَانٌ۔ اونٹ کی ایک قسم کی چال (رفتار) ہے جو عنق سے زیادہ ہے۔

یَسِیْرُ ذَمِیْلًا۔ نرم چال چلتا ہے

ذَمٌّ یا مَذَمَّۃٌ۔ بُرائی کرنا (یہ ضد ہے مدح کی)۔

ذِمَّۃٌ۔ عہد، امانت اور ضمانت۔

تَذَمُّمٌ۔ بہت بُرائی کرنا (نہایہ میں ہے کہ "ذِمَّہ" اور "ذِمَام" دونوں کے معنی عہد اور امان اور ضمانت اور حرمت اور حق۔ اور جو کافر دارالاسلام میں امن سے رہتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں، ان کو ذِمّی اور اہل الذمہ کہتے ہیں، اس لئے کہ وہ اسلامی ریاست میں حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں)۔

یَسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ۔ ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے (اب دوسرے مسلمانوں کو اس کی امان کو توڑنا جائز نہیں۔ حضرت عمر رضؓ نے ایک غلام کی امان سالئے

کافروں کے لشکر پر جا کر رکھی (سبحان اللہ اسلام کیسا عمدہ دین ہے جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو برابر حق اور مساوی عزت اور حرمت حاصل ہے اور مسلمانوں کو عہد پورا کرنے کی کیسی تاکید ہے دغابازی اور عہد شکنی یہ اسلام کا شیوہ نہیں ہے بلکہ کافروں کی خصلت ہے)۔

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ۔ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے (ادنیٰ کرے یا اعلیٰ ہر ایک کا ذمہ صحیح اور واجب الایفاء ہے)۔

اُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ۔ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اہلِ ذمہ کا ذمہ پورا کرے (ان کو ہر طرح امان میں رکھے، اگر کوئی دشمن ان پر چڑھ کر آئے تو ان کو بچائے)

اَقْبِلْنَا بِذِمَّةٍ۔ ہم کو امن کے ساتھ اپنے گھر میں لے آ دیکھو فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ اس سے اللہ کی امان اٹھ گئی (اب اللہ اس کو ذلیل اور خوار اور ہلاک کرے گا)

لَا تَشْتَرُوْا رَقِيْقَ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَاَرْضِيْهِمْ ذمی کافروں کے غلام لونڈی اور زمینیں نہ خریدو (کیونکہ جب وہ اچھے حال اور ثروت میں ہوں گے، تو مسلمانوں کو ان سے زیادہ جزیہ ٹیکس وصول ہوگا، اگر مسلمان ان کی جائیداد خرید لیں گے تو وہ اپنے تئیں مفلس ظاہر کر کے بہت کم جزیہ دیں گے یا دارالاسلام سے چلے جائیں گے، تب بھی جزیہ کا نقصان ہوگا۔ بعض نے ذمیوں کی زمینیں خریدنے سے اس لئے ممانعت فرمائی کہ ان کی زمین سے خراج لیا جاتا ہے اگر مسلمان اس زمین کو لے گا تو اس سے بھی خراج لیا جائے گا۔ اس میں اسلام اور مسلمانوں کی ذلت ہے)۔

مَا يَحِلُّ مِنْ ذِمَّتِنَا ہم کو ذمیوں سے کیا کیا لینا درست ہے

ذِمَّتِيْ رَهِيْنَةٌ وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ۔ میرا ذمہ گروی ہے اس کو پورا کرنا مجھ پر ضروری ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔ دودھ پلانے کا حق مجھ پر سے کیسے اترے گا فرمایا، ایک بردہ اس کو دینا غلام ہو یا لونڈی (اگرچہ دودھ پلانے والی کو اس کی اجرت دی جاتی ہے مگر دودھ چھوٹنے کے وقت اس کو اور بھی کچھ دینا عرب لوگ پسند کرتے تھے، اس لئے فرمایا کہ اجرت کے علاوہ اگر ایک بردہ اس کو دودھ چھڑاتے وقت دے دیا تو اس کا پورا حق ادا ہو جائے گا۔ ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک ہند میں بردے کا وجود مخالف حکومتوں کی وجہ سے نہیں رہا ہے اب اس کے عوض ایک کپڑے کا جوڑا، کچھ نقد یا اور کچھ متاع مثلاً زیور، جانور وغیرہ دیدیں تو کافی ہے۔)

اَلتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ اَنْ يَّحْفَظَ ذِمَامَهٗ۔ عمدہ خصلتوں میں تَذَمُّم بھی ہے۔ یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا اور لوگوں کی برائی سے اپنے آپ کو بچانا۔ جس صورت میں ذمہ توڑا جائے۔

اِحْفِرْ زَمْزَمَ لَا تُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ (عبدالمطلب سے خواب میں کہا گیا، تم زمزم کو کھودو اس کا پانی خشک نہ ہوگا نہ لوگ اس کی برائی کریں گے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے نہ اس کا پانی کم ہوگا)۔ یہ بِئْرٌ ذَمَّةٌ سے ماخوذ ہے یعنی وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)۔

فَاَتَيْنَا عَلٰى بِئْرٍ ذَمَّةٍ۔ ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس میں پانی کم تھا (اصل میں لوگ ایسے کنوئیں کی مذمت اور برائی کرتے ہیں اس وجہ سے یہ لفظ اس پر اطلاق کیا گیا، تو ذَمَّةٌ بمعنی مَذْمُوْمَةٌ ہے یعنی برائی کیا گیا)۔

فَاِنَّ رَاحِلَتَهٗ اَذَمَّتْ۔ ان کی اونٹنی خستہ ہو گئی (چلنے کے قابل نہیں رہی، گویا لوگوں کی مذمت کے لائق ہو گئی، وہ کہہ سکتے ہیں کیسی خراب اور ناکارہ اونٹنی ہے)۔

فَخَرَجْتُ عَلٰى اَتَانِيْ تِلْكَ فَلَقَدْ اَذَمَّتْ بِالرَّكْبِ میں اسی گدھی (مادہ خر) پر سوار ہو کر نکلی، اس نے قافلہ کو روک دیا (اس وجہ سے کہ وہ سست تھی دیر میں چلتی تھی۔ یہ قول حلیمہ سعدیہ آنحضرت کی انّا کا ہے)

وَاِذَا فِيْهَا فَرَسٌ اَذَمُّ۔ ان میں ایک خستہ گھوڑا تھا (جو چل نہ سکتا تھا)۔

اِنَّ الْحُوْتَ قَاءَهٗ رَذِيًّا ذَمًّا۔ مچھلی نے حضرت یونس کو اگل دیا وہ ناتوان مُردے کی طرح ہو گئے تھے (بہت بری حالت

دَ رُوهَا ذَمِيمَةً۔ (کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ہم ایک گھر میں جا کر رہے تھے، جب ہم پہنچے تھے تو ہماری تعداد زیادہ تھی اور مالی حیثیت بھی اچھی تھی۔ پھر ہماری تعداد بھی گھٹ گئی، مال بھی کم ہو گیا۔ یہ سنکر آپ نے فرمایا ایسا ہے تو) اُس خراب گھر کو چھوڑ دو! (وہاں سے اٹھ جاؤ کسی دوسرے گھر میں جا کر رہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر منحوس ہوتا ہے بلکہ ان کے عقیدہ کی اصلاح کرنا منظور تھا۔ ایسا نہ ہو وہ اس گھر میں رہیں اور دوسرے آدمی مریں اور اگر مال کا بھی مزید نقصان لاحق ہو تو سمجھیں کہ یہ گھر کا اثر ہے اور اِس خیال کی وجہ سے گنہگار ہوں۔ کذا فی النہایہ۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خیال تو دوسری جگہ منتقل ہو جانے میں بھی پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ اگر انتقالِ سکونت کے بعد کوئی مالی وجانی نقصان مقدر نہ ہو تو سمجھیں گے کہ جو کچھ خرابی اُن پر آئی وہ سابقہ مکان ہی کی وجہ سے تھی۔ تو صحیح توجیہ یہ ہے کہ اُن کی صحت پر اس کے وہم اور گمان کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ ان کے دل میں یہ وہم آگیا تھا کہ اس گھر کا اثر ہے جو ہم پر خرابی آگئی۔ پس اگر وہیں رہے تو یہ وہم اور قوی ہو کر ان کو بیمار کر دیتا، ان کی صحت پر بُرا اثر ڈالتا، اس لئے آپ نے دوسرے گھر میں اُٹھ جانے کا اور اس گھر کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر واقعی ایسا تنگ و تاریک، مرطوب ہوتا ہے جس میں رہنے سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے معذور ہو کر روٹی کمانے سے لاچار ہو جاتے ہیں تو مرگ اور مفلسی دونوں حملہ کرتی ہیں، اب طاعون سے بھاگنے کی ممانعت جو دوسری حدیث میں آئی ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کو جہاں طاعون پھیل گیا ہو چھوڑ کر دوسرے ملک کو نہ جاؤ۔ لیکن جس گھر میں طاعون کی کثرت ہو وہاں طاعون کے جو بیمار رہتے ہوں تو وہاں سے اُٹھ کر دوسرے گھر میں چلے جانا منع نہیں ہے۔ اسی طرح اگر بستی میں طاعون پھیلے تو میدان یا جنگل یا پہاڑ پر جا کر رہ جانا منع نہیں)

بعض نے کہا شاید اس گھر کی ہوا اُن کے مزاج کے ناموافق ہوگی، اس لئے آپ نے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا۔

هُمْ يَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَّ اَنَا مُحَمَّدٌ۔ (اللہ تعالے نے مشرکوں کی گالی گلوچ سے مجھ کو کیسا بچایا، وہ مُذَمَّم (یعنی جس کی مذمت کی گئی) پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو مُحَمَّد ہوں (یعنی سراہا گیا تعریف کیا گیا)

فَلَهَا عَلَيْنَا حُرْمَةٌ وَّذِمَامٌ۔ ہم پر اُن کا حق ہے، اُن کی حرمت لازم ہے۔

اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذِمَامَةٌ۔ اُن کو اپنے ساتھی سے حیا آئی، ملامت کا ڈر ہوا۔

فَمَا بَقِيَتْ مِنْهُ ذِمَامَةٌ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَنِيْ (حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں) میں ابن صیاد سے شرما گیا قریب تھا کہ اس کی بات کا مجھ پر اثر ہو (میں اس کے دعوے کی تصدیق کروں) (جھوٹوں، دجالوں سے علیحدہ رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ ان کا جادو ہم پر بھی چل جائے، دوسری حدیث میں ہے جو کوئی دجال کو پائے تو (جہاں تک ہو سکے) اس سے دُور رہے، میں نے اپنے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی سے کہا چلئے قادیان میں مدعی مجددیت اور نبوت سے مل کر آئیں انھوں نے کہا، ہرگز نہ جاؤ اور یہی حدیث پڑھی)

فَاِنَّ لَهُ ذِمَّةً وَّرَحِمًا (معاویہؓ نے یزید کو وصیت کی کہ امام حسینؓ سے متعرض نہ ہونا) اُن کا ذمّہ ہم پر ہے اور ان سے رشتہ بھی ہے (اِس کے باوجود یزید نے اپنے باپ کی وصیت کا خیال نہ کیا اور ابن زیاد ملعون کو یہ نہ لکھا کہ امام حسینؑ کو عزت اور احترام کے ساتھ مدینہ پہنچا دو یا میرے پاس بھیجدو)

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ بِذِمَّتِهٖ۔ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت اور امان میں آگیا، اب ایسا نہ ہو (تم اس کو ستاؤ اور قیامت کے دن) اللہ تعالے اپنی امان کی جواب دہی تم سے کرے (اللہ تعالے یہ فرمائے کہ جس کو میں نے امان دی تھی، اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، تم نے اُس کو کیسے ستایا، میری امان میں خلل ڈالا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز ترک نہ کرو ایسا نہ ہو کہ

اللہ تعالیٰ اپنی امان کی چیز تم سے طلب کرے (یعنی یہ فرمائے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی تاکہ تم امان میں رہتے)۔

تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔ اللہ کا ذمہ پھاڑا جائے (یعنی اس کی ہتک حرمت ہو، اس کے فرائض ادا نہ کئے جائیں یا جو کام اس نے حرام کئے ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے)۔

فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهٖ۔ اللہ کی امان کو مت توڑو (جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا، ہمارا کاٹا ہوا جانور کھایا، بس وہ مسلمان ہے، اللہ کی امان میں ہے)

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ وَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ۔ جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (یہ دونوں نمازیں نفس پر بہت بھاری ہیں دوسرے ایک دن کے شروع میں ہے ایک رات کے شروع میں گویا ایک نماز سے دن بھر کی امان ہوتی ہے اور دوسری نماز سے رات بھر کی)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَ ذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ۔ جس شخص نے عمداً (جان بوجھ کر قدرت رکھتے ہوئے) نماز کو ترک کیا، وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے نکل گیا (اللہ اور رسول نے جو عہد بندوں سے لیا تھا اس عہد کو اس نے توڑ ڈالا۔ اب گویا وہ اللہ اور رسول کا دشمن ہو گیا۔ بعض نے کہا اس کا قتل درست ہو گیا، اب اس کو امان نہ رہی)۔

اَصْبَحْتُ فِي ذِمَّتِكَ۔ میں صبح کے وقت تیری امان میں آیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سویا جس کے کناروں پر روک نہ ہو (نہ کٹہرا نہ منڈیر) اس کے محفوظ رہنے کا ذمہ نہیں رہا (کیونکہ احتمال ہے سوتے سوتے لڑھک کر نیچے آرہے)۔

مِنَ الْمَكَارِمِ التَّذَمُّمُ لِلْجَارِ۔ عمدہ اخلاق میں یہ بھی ہے کہ ہمسایے کی حفاظت کرے اس کو تکلیف سے بچائے۔

بَابُ الذَّالِ مَعَ النُّوْنِ

ذَنْبٌ۔ گناہ، پیچھے جانا۔

تَذْنِيْبٌ۔ دُم لٹکانا۔ عمامہ کا سرا لٹکانا۔ کھجور کا ایک طرف سے پکنا۔

يَكْرَهُ الْمُذَنَّبَ مِنَ الْبُسْرِ۔ آنحضرتؐ نیم پختہ کھجور کو برا جانتے تھے (یعنی گدر کھجور) اس کا نبیذ بنا کر پینا ناپسند کرتے تھے کیونکہ کچی پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اس میں جلدی نشہ آجاتا ہے جس کو خلیط کہتے ہیں (اور وہ نیم پختہ کھجور بھی گویا خلیط کی طرح ہے)

كَانَ لَا يَقْطَعُ التَّذْنُوْبَ مِنَ الْبُسْرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّفْتَضِخَهٗ۔ حضرت انسؓ جب نیم پختہ کھجور کو توڑ کر بھگونا چاہتے تو اس کا پکا ہوا اگرا نہ کاٹتے (جو دُم کی طرف ہوتا ہے کھجور اسی طرف سے پکنا شروع ہوتی ہے)۔

كَانَ لَا يَرٰى بِالتَّذْنُوْبِ اَنْ يُّفْتَضَخَ بَاْسًا۔ اگر نیم پختہ کھجور بھگوئی جائے (اس کا نبیذ بنایا جائے) تو سعید بن مسیب اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

مَنْ مَاتَ عَلٰى ذُنَابٰى طَرِيْقٍ فَهُوَ مِنْ اَهْلِهٖ۔ جو شخص کسی امر کے راستہ پر مر جائے (یعنی اس کام کے لئے جاتے ہوئے مثلاً جہاد یا حج کے راستہ میں) اس نے گویا وہ کام کر لیا (حج کا راستہ ہو تو حاجیوں میں اس کا شمار ہو گا، جہاد کا راستہ ہو تو مجاہدین میں)

ذُنَابٰى۔ ذُنابیٰ دراصل جانور کے اس مقام کو کہتے ہیں جہاں دُم اُگتی ہے۔ بعض نے کہا خود دُم کو۔

كَانَ فِرْعَوْنُ عَلٰى فَرَسٍ ذَنُوْبٍ۔ فرعون جب ڈوبا ہے اس وقت وہ ایک دُم دار گھوڑے پر سوار تھا (یعنی جس کی دُم بہت لانبی تھی بہت بالوں والی)

حَتّٰى يَرْكَبَهَا اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ فَلَا يَمْنَعُ ذَنَبَ تَلْعَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرشتوں کی لاتیں کھلائے گا وہ کسی

ٹیکہ کے دم کو (یعنی اس کے نشیبی حصہ کو) روک نہ سکے گا (مطلب یہ ہے کہ ذلیل و خوار ہوگا، اس کا کوئی غمخوار نہ ہوگا)۔

اَذْنَابُ الْمَسَائِلِ۔ نالوں کے نشیبی حصے۔

وَتَقْعُدُ اَعْرَابُهَا عَلٰى اَذْنَابِ اَوْدِيَتِهَا۔ وہاں کے جنگلی لوگ نالوں کے نشیبی حصّوں میں بیٹھیں گے (کسی کو حج کے لئے آنے نہ دیں گے)

مَذَانِبُ بھی اَذْنَابٌ کے ہم معنی ہے۔

وَذَنَبُوْا خِشَانَهٗ۔ جو زمینیں سخت تھیں وہاں سے نالے نکالے۔

فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ بِذَنَبِهٖ (اس فساد میں) جب یہ واقع ہوگا دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر جلدی سے چلدے گا (اور فتنہ میں شریک نہ ہوگا)۔

فَاَمَرَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهَرِيْقَ عَلَيْهِ۔ آپ نے حکم دیا، ایک بڑا ڈول پانی کا اس پر بہا دیا گیا۔

فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ۔ انھوں نے (یعنی ابو بکر صدیق رضنے) ایک یا دو ڈول نکالے (وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت کا زور شور اور رُعب و داب ان کے وقت میں نہ ہوگا۔ ان کی خلافت دو برس تین مہینے رہی تو ہر سال کے بعد ایک ڈول ہوا اور تین مہینے کو حساب میں نہیں رکھا یہ راوی کا شک ہے کہ ایک ڈول فرمایا یا دو ڈول، چونکہ ان کی خلافت دو برس سے زیادہ رہی تو دو ڈول صحیح ہوئے)

طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا۔ مجھ کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کردے (دونوں کے ایک معنی ہیں۔ بعضوں نے کہا ذُنُوْبٌ حقوق العباد اور خطایا سے حقوق اللہ مراد ہیں)

يَنْفِي اللّٰهُ الذُّنُوْبَ۔ گناہوں کو دُور کر دیتا ہے (مٹا دیتا ہے، پاک صاف کر دیتا ہے)

اِذَا الْتَقَيَا فَمَا الْتَقٰى بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ۔ جب دو مسلمان ہاتھ ملاتے ہیں تو دونوں کا کینہ نہیں رہتا۔

لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ۔ اگر تم (بالفرض) معصوم ہوتے، گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو دنیا سے اُٹھا لیتا (اور ایسے لوگوں کو پیدا کرتا جو گناہ کرتے (مطلب یہ ہے کہ دنیا میں پروردگار کو اپنی کل اسماء اور صفات کا ظاہر کرنا مقصود ہے منجملہ ان صفات کے ایک صفتِ غفاری ہے، یعنی معاف کر دینا بخش دینا اگر کوئی گنہگار نہ ہو تو شانِ غفاری کا ظہور نہ ہوگا اگر کوئی کافر نہ ہو تو صفتِ قہاری کا ظہور نہ ہوگا۔ ایمان اور کفر اور گناہ اور بے گناہی، ہدایت اور ضلالت سب ساتھ ساتھ دنیا میں چلتے رہیں گے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے ؎

گناہ من ار نامدی در شمار ✣ ترا نام کے بودی آمرزگار

ذَنُوْبٌ کے معنی حصّہ اور قبر اور سرین کے گوشت کے بھی آئے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ گناہ کئی قسم کے ہیں بعض گناہوں سے نعمت میں تغیر ہو جاتا ہے، بعض سے غضبِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے، بعض سے ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے، بعض سے دشمن مسلّط ہو جاتے ہیں، بعض سے دعا قبول نہیں ہوتی، بعض سے بلا اُترتی ہے (جیسے وبا طاعون وغیرہ) بعض سے کثرتِ بارش اور سیلاب، بعض سے بد اخلاقیوں کی پردہ دری، بعض سے عمر گھٹ جاتی ہے، بعض سے ہوائیں با شدت تیزی اور تاریکی آتی ہے بعض سے بے جا انفعال و ندامت اور احساس کمتری اور بعض معاصی کے ارتکاب سے عصمت دری اور رزق کی تنگی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور سارے گناہوں کی اصل چار چیزیں ہیں حرص و حسد اور شہوت و غضب۔ جو کوئی ان چاروں دشمنوں کو مارے گا اُس سے بہت کم گناہ سرزد ہوں گے)۔

اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا يُكَفِّرُهَا اِلَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ۔ بعض گناہ ایسے ہیں جو بغیر عرفات میں وقوف کے معاف نہیں ہوتے۔

تَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ۔ تم اونٹوں کی دُموں کا پیچھا کروگے (یعنی دنیا کے دھندوں تجارت، زراعت وغیرہ میں مصروف ہو جاؤگے)۔

وَاتَّبَعْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ۔ تم بیلوں کی دُمیں تھامو گے

(کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے)۔
ذَنَبُ السَّوْطِ۔ کوڑے کا کنارہ۔
ذَنَبُ الثَّعْلَبِ۔ ایک بوٹی ہے۔

بابُ الذال مع الواوٗ

ذُو۔ صاحب۔ (جیسے ذُو مَالٍ صاحبِ مال یعنی مال والا
اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع ذَوُوْنَ ہے۔
ذَوْبٌ۔ یا ذَوَبَانٌ۔ گل جانا، پگھل جانا (یہ ضد ہے جُمُوْدٌ
کی یعنی جم جانا) سخت گرم ہونا، واجب ہونا، احمق ہو جانا، ہمیشہ
شہد کھانا۔
تَذْوِیْبٌ اور اِذَابَۃٌ۔ گلانا، پگلانا۔
مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی ذَوْبَۃٍ اَوْ مَاثُرَۃٍ فَھِیَ لَہٗ۔ جو شخص
کچھ بچا ہوا مال رکھ کر اسلام لائے یا کوئی عزت کی چیز رکھ کر تو وہ
اُسی کی ہو گی (یعنی اسلام لانے سے اس کی ملکیت اور عزت زائل
نہ ہو گی)۔
فَیَفْرَحُ الْمَرْءُ اَنْ یَّذُوْبَ لَہُ الْحَقُّ۔ آدمی اس سے
خوش ہوتا ہے کہ اس کا حق کسی پر ثابت ہو جائے۔
اَذُوْبُ اللَّیَالِیَ اَوْ یُجِیْبَ صَدَاکُمَا۔ میں راتوں کو
گھومتا رہوں گا یہاں تک کہ تمہاری آواز جواب دے (یہ اِذَابَۃٌ
سے ماخوذ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔
اَذَابَ عَلَیْنَا بَنُوْ فُلَانٍ۔ فلاں لوگوں نے ہم پر
ڈاکہ مارا)۔
کَانَ یُذَوِّبُ اُمَّہٗ۔ اپنی ماں کی چوٹیاں گوندھتا (اصل
میں یُذَئِّبُ تھا)۔
فَیَعُمُّھُمْ فِیْ ذُؤْبَانِ النَّاسِ۔ پھر وہ چوروں میں سما جو
میں شریک ہو جائے گا۔
ذُؤْبَانٌ جمع ہے ذِئْبٌ کی۔
اَذَابَہُ اللّٰہُ فِی النَّارِ۔ اللہ اس کو آگ میں گلا دے گا۔
(یعنی آخرت میں یا دنیا ہی میں اس طرح گل جائے گا جیسے رانگ

آگ میں گل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر آنحضرتؐ کی سچی کر دی،
مُسلم بن عقبہ جس نے مدینہ والوں کو ستایا، لوٹا اور قتل کیا وہاں
سے لوٹتے ہی ہلاک اور برباد ہوا، یزید ملعون نے جس نے مسلم
کو بھیج کر یہ آفت مچائی، وہ بھی تھوڑے ہی عرصہ میں فی النار و
السقر ہوا، اسی طرح جو کوئی مدینہ طیبہ والوں کو ستانا چاہے
گا وہ تباہ ہو گا)۔
اَکْلُ الْاِنْسَانِ یُذِیْبُ الْبَدَنَ۔ انسان کھانا
بدن کو گلا دیتا ہے۔
ذَابَتِ الْعَذِرَۃُ فِی الْمَاءِ۔ پلیدی پانی میں گھل گئی۔
ذَابَ لِیْ عَلَیْہِ۔ میرا حق اس پر ثابت ہوا۔
ذَاتٌ۔ وہ چیز جو معلوم ہو سکے، اس کی خبر ہو سکے (بعض
نے کہا)۔
ذَاتُ الشَّیْءِ۔ خود وہ شے۔
ذَاتَ یَوْمٍ۔ ایک دن۔
ذَاتَ لَیْلَۃٍ۔ ایک رات۔
ھٰذِہٖ اُخْتِیْ وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ (حضرت ابراہیمؑ
نے سارہ کو اپنی بہن کہا اور فرمایا) یہ جھوٹ بولنا اللہ کے لئے
ہے (کیونکہ انہوں نے یہ کہہ کر اپنی عزت اور سارہ کی عزت اس
ظالم بادشاہ سے بچائی)۔
لَا تَتَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ (اللہ کی مخلوقات میں
فکر کرو) اللہ کی ذات میں فکر نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات کو
کوئی سمجھ نہیں سکتا کہ وہ کیسی ہے۔ امام ابن تیمیہ نے کہا جب
کوئی تم سے پوچھے اللہ کا ہاتھ کیسا ہے؟ تو جواب میں پوچھو اس
کی ذات کیسی ہے؟)۔
اُخَیْشِنٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ۔ اللہ کی ذات میں سخت۔
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ۔ یہ اللہ کی ذات میں ہے
(یعنی اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہوں" یہ حضرت خبیب نے شہید
ہوتے وقت کہا)۔
نَزَلَ ھٰذَا اٰیَۃٌ (خداوند کریم جب عرش سے اترتا ہے تو

اپنی ذات سے اُترنا ہے (یعنی حقیقۃً اُترنا مُراد ہے بلا تاویل یہ نہیں کہ اس کی رحمت اُترتی ہے یا فرشتے اُترتے ہیں، جیسے معتزلہ اور بعض اہلِ کلام نے تاویل کی ہے۔ ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ اگر رحمت اُترنا مُراد ہو تو نزدیک کے آسمان تک اس کا ٹھہر جانا ہمارے حق میں کیا مفید ہوگا جب تک اس کی رحمت زمین پر نہ آئے

إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ۔ آپس میں محبت اور اُلفت رکھنا۔

فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ۔ ایک دن ایسا ہوا۔

أَرْعَاهُ عَلَىٰ زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ۔ اپنے شوہر کے مال و اسباب پر بہت نگاہ رکھنے والی، محافظت کرنے والی۔

ذَوْدٌ۔ ہانکنا، دُور کرنا، تین سے لے کر دس تک یا پندرہ یا بیس یا تیس تک اونٹ یا دو سے لے کر نو تک۔

مَا تَكْرَهُ مِنَ النَّاسِ فَذُدْهُ عَنْهُمْ۔ جو تو لوگوں کی طرف سے بُرا جانتا ہے اس کو ان سے دفع کر (یعنی جو کوئی کُرد بات اُن کو پیش آئے، وہ ان سے دور کر)

أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ۔ میں حوض کوثر سے لوگوں کو ہٹاؤں گا یمن والوں کے لئے (پہلے ان کو آبِ کوثر پلاؤں گا۔ اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے، یمن میں اکثر اہلِ حدیث گزرے ہیں وہاں مقلد بہت کم ہیں، ابھی تک یمن میں اہلِ حدیث کثرت سے ہیں، یہ حدیث شریف کے اتباع کی برکت ہوگی کہ حوضِ کوثر سے پہلے وہ سیراب ہوں گے دوسرے لوگ ان کے لئے ہٹائے جائیں گے) (نووی نے کہا انصاری بھی اصل میں یمن کے رہنے والے تھے، یمن سے آکر مدینہ طیبہ میں بس گئے تھے، تو ان ہی کی وجہ سے دوسرے لوگ ہٹائے جائیں گے کیونکہ انھوں نے دنیا میں اللہ کے پیغمبر پر سے دشمنوں کو ہٹایا تھا)

كَمَا يُذَادُ الْغَرِيبُ مِنَ الْإِبِلِ۔ جیسے غیر پرایا اونٹ (جو اپنے اونٹوں میں مل کر چلا آتا ہے) ہانکا جاتا ہے، ذکر آنی نے کہا یہ لوگ جو حوضِ کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے منافق یا مرتد لوگ ہوں گے یا گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے یا بدعتی یا ظالم کئی قول ہیں)۔

فَإِنَّمَا إِخْوَتُنَا بَنُو أُمَيَّةَ قَادَةٌ ذَادَةٌ۔ ہمارے بھائی بنی اُمیہ تو فوجوں کے لانے والے اور دفع کرنے والے ہیں (یعنی بڑے جنگی لوگ ہیں اور حرم کے محافظ ہیں وہاں سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں)۔

فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي۔ میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے (ایک روایت میں لَا يُذَادَنَّ ہے یعنی ایسا مت کرو کہ حوض پر سے ہانک دیئے جاؤ)

فِي خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ۔ پانچ اونٹوں میں ایک بکری (سال بھر میں) زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

ذَوْدٌ۔ دو اونٹوں سے لے کر نو اونٹوں تک کو کہتے ہیں (ایک روایت میں فِي خُمْسِ ذَوْدٍ ہے تو ذَوْد بدل ہوگا خُمْسٌ سے)۔

لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مِذْوَدٌ اور مِذْوَدٌ۔ جہاں جانوروں کا چارہ ہو۔

مِذْوَدٌ۔ زبان کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوْرٌ۔ ڈرانا۔ ذَعْرٌ

ذَوْطٌ۔ گلا گھونٹنا

لَوْ مَنَعُوْنِیْ جَدْیًا اَذْوَطَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ۔ اگر ایک بکری کا بچہ جس کی ٹھڈی گری ہوئی ہو نہ دیں گے (جو آنحضرتؐ کے عہد میں دیتے تھے) تو میں اس کے لئے ان سے لڑونگا (یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بعض عربوں نے زکوٰۃ کو روکا)! دوسری روایت میں عَنَاقًا ہے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا اَذْوَط جس کا اوپر کا تالو لمبا ہو نیچے کا چھوٹا)۔

ذَوْفٌ۔ نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلنا، ملانا۔

وَتَذِيْفُوْنَ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ۔ تم اس میں قطیعا (جو ایک قسم کی کھجور ہے) ملاتے ہو (مشہور روایت دال سے ہے جیسے اوپر گزر چکا)

ذَوْقٌ۔ چکھنا، آزمانا، کھینچنا۔

اِذَاقَةٌ۔ چکھانا۔

لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا۔ آنحضرتؐ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے (اگر پسند خاطر ہوتا کھا لیتے، ورنہ خاموش رہتے)۔

مَا ذُقْتُ ذَوَاقًا۔ میں نے کچھ نہیں کھایا، چکھا تک نہیں

كَانُوْا اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ لَا يَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ۔ صحابہ جب آنحضرتؐ کے پاس سے اُٹھ کر جاتے تو کچھ نہ کچھ فائدہ لے کر جاتے (یعنی علم یا ادب کی کوئی بات حاصل کرتے۔ اس کو تشبیہ دی ذَوَاقٌ یعنی کھانے پینے کی چیزوں سے، کیونکہ کھانے سے جسم کی پرورش ہوتی ہے اور علم و ادب سے روح کی)۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ لَمَّا رَاٰی حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا قَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَقُ۔ ابو سفیان نے جب جناب امیر حمزہؓ کو احد کے دن مقتول خاک آلودہ پایا تو کیا کہنے لگا، ارے نافرمان اپنی نافرمانی کا مزہ چکھ (یعنی تو نے جو ہماری مخالفت کی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا، اب اس کا مزہ چکھ۔ یہ مجاز ہے، جیسے، ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ اور فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهَا اور فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ اس لئے کہ چکھنا حقیقۃً جسم سے متعلق ہوتا ہے نہ کہ معنی سے۔ اردو میں بھی یہی محاورہ ہے کہتے ہیں "اب اپنے کئے کا مزہ چکھو")

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الذَّوَّاقِيْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ۔ اللہ ان مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو مزہ چکھتے پھرتے ہیں (آج نکاح کیا کل طلاق دے دی)۔

اَلصَّائِمُ يَذُوْقُ الْمَرَقَ۔ روزہ دار شوربا چکھ سکتا ہے (یعنی اس کا نمک مصالح وغیرہ آزمانے کے لئے اس کو زبان پر رکھ کر تھوک دے، اسی طرح عورت گھر کا کھانا چکھ سکتی ہے گو وہ روزہ دار ہو)۔

لَا يَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوْقٍ۔ وہ تسلی نہیں پاتے مگر چکھنے سے (یعنی علم کی کوئی بات حاصل کریں، اس وقت ان کے دلوں کو سکون ہوتا ہے)

ذَوْقٌ اور مَذَاقٌ حظ اور خوشی کو بھی کہتے ہیں (جیسے کہا جاتا ہے کہ ان کو شاعری کا ذوق یا مذاق ہے)۔

تَذْوِیٌ۔ سوکھ جانا۔

كَانَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ بِعُوْدٍ قَدْ ذَوِيَ۔ آنحضرتؐ روزے میں سوکھی لکڑی سے مسواک کرتے (ہری شاخ سے نہ کرتے)۔

قُرَشِيٌّ يَمَانٍ لَيْسَ مِنْ ذِيْ وَلَا ذُوْ۔ مہدی قریش کے قبیلے سے (بنی فاطمہ میں سے) یمن کے ملک کا ہوگا، ان بادشاہوں کی اولاد میں سے نہیں ہوگا جن کے نام پر "ذُوْ" کا لفظ ہے (یعنی قدیم یمن کے بادشاہوں کی نسل سے آپ نہیں ہوں گے۔ اگلے یمنی بادشاہ جن کو ملوک حمیر کہتے ہیں ذُوْ یَزَن اور ذُوْ رُعَیْن اور ذُوْ کَلَاع اور ذُوْ قَرْنَیْن گزرے ہیں ان کے ناموں کے سروں پر "ذُوْ" کا لفظ تھا)۔

يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ ذِيْ يَمَنٍ عَلٰى وَجْهِهٖ مَسْحَةٌ مِّنْ ذِيْ مُلْكٍ۔ تم پر ایک شخص یمن کا رہنے والا نمودار ہوگا جس کے

چہرے پر بادشاہت کا نشان ہوگا (یہ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کے بعد جریر بن عبداللہ بجلی جو رؤسائے یمن میں سے تھے آئے اور مسلمان ہوئے ذِی کا لفظ اس میں زائد ہے۔ بعضوں نے کہا کہ ذی یمن سے مراد یہ ہے کہ یمن کے ان بادشاہوں کے خاندان سے ہوگا جن کے نام کے سرے پر ذُو تھا جیسے ابھی گزر چکا)۔

باب الذال مع الهاء

ذَهَابٌ یا **ذُهُوبٌ** یا **مَذْهَبٌ**۔ چلنا، جانا، مرجانا، گزرجانا

اِذْهَابٌ۔ لے جانا۔

ذَهَبٌ۔ سونا۔

تَذْهِیبٌ۔ سونا کاری، سونا چڑھانا۔

مَذْهَبٌ۔ پاخانہ یا وضو یا استنجا کا مقام، دین، طریق، اعتقاد۔

ذِهْبَةٌ۔ ہلکی یا مہین بارش۔ جھڑی۔ تھوڑی یا بہت برسات۔

ذَهَبَةٌ ذُهَیْبَةٌ۔ سونے کا ٹکڑا یا سونے کا سکہ۔

ذِهَابٌ۔ عرب کے مشہور دنوں میں سے ایک دن۔

مُذْهَبٌ۔ سونا چڑھایا ہوا

رَأَیْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ۔ میں نے آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک دیکھا ایسا چمکدار تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی چیز (ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزرا) (نہایہ میں ہے کہ مُذْهَبَةٌ ماخوذ ہے ذَهَبٌ سے بمعنی سونا، یا فَرَسٌ مُذْهَبٌ سے، یعنی وہ گھوڑا جس کی سرخی پر زردی چڑھ گئی ہو۔ اور مؤنث کا صیغہ اس لئے لائے کہ مادہ کا رنگ نر سے زیادہ صاف اور لطیف ہوتا ہے)

فَبَعَثَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ۔ حضرت علیؓ نے یمن سے ایک چھوٹا ٹکڑا سونے کا بھیجا۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّفْتَحَ لَهُمْ كُنُوْزَ الذِّهْبَانِ لَفَعَلَ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ ان پر سونے کے خزانے کھول دے تو بے شک ایسا کرتا۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْغَائِطَ اَبْعَدَ الْمَذْهَبَ۔ آپ پاخانہ کرنا چاہتے تو دور جگہ میں جاتے (بستی سے الگ یہ سراسر حکمت پر مبنی تھا۔ اول تو دور جگہ پر لوگوں کی نظر نہیں پڑتی دوسرے بستی پاک اور صاف رہتی ہے، جو صحت اور تندرستی کا موجب ہے)۔

لَمْ تَقْرَعْ سَحَابُهَا وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا۔ اس کے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور اس کی بارشیں سردی اور آندھی کے ساتھ نہ ہوں (یہ جمع ہے ذِهْبَةٌ بالکسر کی: یعنی ہلکا مینہ)

سُئِلَ عَنْ اَذَاهِبَ مِنْ بُرٍّ وَاَذَاهِبَ مِنْ شَعِيْرٍ فَقَالَ يُضَمُّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تُزَكّٰى عکرمہ سے پوچھا گیا، اگر کئی ذہب گیہوں کے اور کئی ذہب جو کے جدا جدا پڑے ہوں؟ انہوں نے کہا سب کو اکٹھا کرکے اس میں سے زکوٰۃ نکالیں۔

ذَهَبٌ۔ ایک پیمانہ ہے یمن والوں کا، غلہ ناپنے کا۔

لَا تَذْهَبُوْا تَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا تم جاکر ایسا نہ کہو، ابن عباس نے یہ کہا (اور میرا نام لے کر لوگوں کو غلطی میں ڈالو تو اچھی طرح میری بات سمجھ لیا کرو)۔

كَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ۔ وہ ایسا ہوگیا جیسا کل کا دن جو گزر گیا (یعنی فوراً اس کو مار ڈالا نیست و نابود کردیا)۔

وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ۔ قسم اس خدا کی جو آنحضرتؐ کو اٹھا لے گیا۔

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ۔ ہمیشہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے (لوگوں سے بہتر جانتا ہے، یہاں تک کہ مغرور ہو جاتا ہے اور خود پسند)

اِذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ۔ اب یہ باتیں لے کر جا (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔ یعنی جو باتیں میں نے تجھ کو بتائیں اور حضرت عثمان غنیؓ کی نسبت جو تیرا خیال تھا اس کو میں نے باطل کردیا اس کا دھیان رکھ، یا جو باتیں تو پہلے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کہتا تھا اب ان باتوں کو لے کر جا، کیونکہ ان کا جواب بھی میں نے تجھ کو

سُنا دیا)۔

خواب: میں نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ موجود ہیں۔ حضرت علیؓ معاویہؓ کی شکایت کرنے لگے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔ تم نے معاویہ کو شام کی حکومت سے معزول کرنا چاہا اس لئے وہ تمہارا دشمن بن گیا۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ۔ اے پروردگار! بیماری دُور کر دے۔

اَیُّمَا امْرَاَۃٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَۃً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ۔ جو عورت سونے کا ہار پہنے وہ (قیامت کے دن) ویسا ہی ہار دوزخ کی آگ کا پہنائی جائے گی (یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے جو آگے آتی ہے۔ اور جو لوگ زیور میں زکوٰۃ کو واجب کہتے ہیں۔ یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

فِیْ اِحْدٰی یَدَیْهِ حَرِیْرٌ وَّفِی الْاُخْرٰی ذَهَبٌ۔ (آنحضرتؐ برآمد ہوئے) آپ کے ایک ہاتھ میں خالص ریشمی کپڑا تھا دوسرے ہاتھ میں سونا تھا (فرمایا یہ دونوں چیزیں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو درست ہیں)۔

ذَهَبَ یُسْبِغُنِیْ۔ وہ مجھ کو سخت سُست کہنا چاہتا تھا۔

اَکْلُ السَّمَکِ یُذْهِبُ الْجَسَدَ۔ مچھلی کا گوشت بدن کو خراب کر دیتا ہے (اس کی کثرت خارشت پیدا کرتی ہے یہ مجرب ہے اطباء مچھلی کا گوشت فسادِ خون پیدا کرتا ہے گو یہ حدیث نہیں ہے)

لٰکِنَّ اللّٰهَ یَذْهَبُ یا یُذْهِبُ بِالتَّوَکُّلِ (اکثر بے علم لوگ فسادِ خیال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض چیزوں کو محض مفروضہ کی بنیاد پر مبارک اور منحوس خیال کر لیتے ہیں۔ عورتیں کہا کرتی ہیں فلانی سبز قدم آئیں کہ گھر کا ناس کر دیا) لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (مومن اللہ پر بھروسا کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اس کی مشیت اور ارادے سے ہے اور شیطان کا وسوسہ یعنی بدفالی کا خیال اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دور کر دیتا ہے)۔

اَیْنَ تَذْهَبُ بِکَ۔ یہ آیت تجھ کو کہاں لے جا رہی ہے

(یعنی تو اس کا مطلب غلط سمجھا ہے)۔

فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ۔ یہ وہم (جو شیطان اکثر ڈالتا رہتا ہے کہ میں نے نماز پوری پڑھی یا نہیں) تیرے دل سے نہیں جانے کا، یہاں تک کہ تو چلدے (اور شیطان سے کہے بلا سے میں نے نماز پوری نہیں کی تو نہ کی، مگر میں تیرے کہے سے تو اُس کو پورا کرنے والا نہیں۔ یہ عمدہ علاج ہے وہم کا)

ذَهَبَ بِهَا هُنَالِكَ۔ (اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ پیغمبر بھی شک کرنے لگے (یعنی ان کے دل میں یہ وسوسہ شیطان نے ڈالا کہ اللہ نے اُن سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ حقیقۃً ان کے دل میں شک سما گیا کیونکہ پیغمبروں کو اللہ کے وعدے پر پورا الیقین ہوتا ہے مگر وسوسہ ان کے دل میں بھی آتا ہے اور ہر ایک مومن کے دل میں آتا ہے۔ صحابہ نے بھی آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارے دلوں میں وسوسے آتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے شیطان کا کام وسوسے پر ہی روک دیا)۔

صَلٰوۃُ اللَّیْلِ تَذْهَبُ بِمَا عَمِلَ بِهٖ فِی النَّهَارِ۔ رات کی نماز دن میں جو بُرے کام کیے اُن کو مٹا دیتی ہے۔

كَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ وَقَفَ عَلٰی بَابِ الْمَذْهَبِ۔ حضرت علیؓ جب حاجت کو جاتے تو پاخانے کے دروازے پر ٹھہر جاتے۔

ذَهِبَ الرَّجُلُ۔ آدمی سونا دیکھ کر چکا چوند ہو گیا (یعنی اُس کی آنکھیں تھرا گئیں سونے کی چمک سے)

ذَهْلٌ یا ذُهُوْلٌ چھوڑ دینا، بھول جانا۔ دہشت سے غافل ہو جانا۔

ذُهْلٌ۔ ایک قبیلے کا نام ہے۔ اور ایک درخت بھی ہے (بعضوں نے کہا بشام کا درخت)۔

ذِهْنٌ۔ تیز ذہن ہونا۔

مُذَاهَنَةٌ۔ ذہن آزمائی۔

ذِهْنٌ سمجھ، عقل، یادداشت، حافظہ، چربی، طاقت۔

بابُ الذال مع الیاء

ذَیْتَ وَذَیْتَ جیسے کَیْتَ وَکَیْتَ۔ ایسا ایسا، یہ الفاظ کنایہ ہیں۔ بعض نے کہا کَیْتَ وَکَیْتَ باتوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ذَیْتَ وَذَیْتَ افعال میں)

کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ ذَیْتَ وَذَیْتَ۔ ایسا اور ایسا حال اُس پر گزرا۔

کَانَ مِنْ حَدِیْثِہٖ ذَیْتَ وَذَیْتَہٗ۔ اُس نے ایسی ایسی باتیں کیں۔

ذِیْخٌ۔ کبر اور غرور۔

کَانَ الْاَشْعَثُ ذَا ذِیْخٍ۔ اشعث بن قیس مغرور (متکبر) آدمی تھا۔

ذِیْخٌ۔ نر بجو بہت بال والا، بھیڑیا۔

فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُتَلَطِّخٍ (حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ پر نگاہ ڈالیں گے تو کیا دیکھیں گے ایک بجو ہے کیچڑ یا گو میں لتھڑا ہوا (اللہ اس صورت میں اس کو بدل دے گا تاکہ حضرت ابراہیمؑ اس سے علیحدہ ہو جائیں یا اِس لئے کہ ان کی سبکی نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)

ذِیْخَۃٌ۔ بجو کی مادہ (بعض نے اِس حدیث کی صحت میں قدح کیا ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ دنیا ہی میں اپنے باپ سے الگ ہو گئے تھے جیسے اللہ پاک نے فرمایا فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ

وَالذِّیْخُ مُحْرَنْجِمًا (اس قحط نے بجو کو سمٹا ہوا چھوٹا بنا ہوا کر دیا (کیونکہ کھانے کو نہیں ملا)۔

ذَیْعٌ یا ذُیُوْعٌ یا ذَیْعُوْعَۃٌ یا ذَیَعَانٌ پھیلنا، منتشر ہونا، مشہور ہونا۔

اِذَاعَۃٌ بمعنی اِشَاعَۃٌ مشہور کرنا، فاش کرنا، منادی کرنا مِذْیَاعٌ۔ جو شخص پیٹ کا ہلکا ہو راز نہ چھپا سکے اس کی جمع مَذَایِیْعُ ہے۔

لَیْسُوْا بِالْمَذَایِیْعِ الْبُذُرِ۔ اولیاء اللہ راز کو فاش کرنے والے پیٹ کے ہلکے (جو سُنیں وہ کہدیں) نہیں ہوتے، (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ بُری بات کو مشہور کرنے والے نہیں ہوتے ہیں)

مَنْ اَذَاعَ عَلَیْنَا حَدِیْثَنَا سَلَبَہُ اللہُ الْاِیْمَانَ۔ جو شخص ہماری بات فاش کر دے (ہم کو ضرر پہنچانے کے لئے) اللہ تعالیٰ اس کا ایمان چھین لے گا (وہ بے ایمان ہو جائے گا، اِذَاعَۃٌ کی ضد تَقِیَّۃٌ ہے۔

ذَیْفَانٌ یا ذِیْفَانٌ یا ذَیَفَانٌ زہر قاتل (ذِئْفَانٌ ہمزہ کے ساتھ بھی مستعمل ہے)

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّسْقُوْہُ مِنَ الذِّیْفَانِ مُتْرَعَۃً مَلْاٰی۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس کو بھرے ہوئے لبریز پیالے زہر کے پلائیں اور وہ ان پر فدا ہونا چاہتا ہے۔

ذَیْلٌ۔ لٹکانا، دامن دار ہونا۔

تَذْیِیْلٌ۔ دامن لگانا، کچھ زیادہ کہنا۔

بَاتَ جِبْرِیْلُ یُعَاتِبُنِیْ فِیْ اِذَالَۃِ الْخَیْلِ جبریل رات کو گھوڑوں کی خبر نہ لینے پر مجھ پر عتاب کرتے رہے۔

نَهٰی عَنْ اِذَالَۃِ الْخَیْلِ۔ گھوڑوں کو ذلیل کرنے سے آپ نے منع فرمایا (مثلاً ان کے دانے چارے مالش کی خبر نہ رکھے یا ان پر بیل کی طرح بوجھ لاد دے یا گاڑی میں جوتے)

اَذَالَ النَّاسُ الْخَیْلَ۔ لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا (ان سے دوسرے کام لینے لگے یا سامانِ جنگ ان پر سے اُتار کر خالی چھوڑ دیا)۔

وَیُذَیِّلُ یُمْنَۃَ الْیَمَنِ (حضرت مصعب بن عمیرؓ جاہلیت کے زمانہ میں بڑے عیش طلب تھے (امیر اور مالدار تھے) عنبر کا تیل خوشبودار لگایا کرتے) اور یمنی چادر لٹکایا کرتے (خوب لمبی چادریں اوڑھتے مگر جب جہاد میں شہید ہوئے تو پورا کفن بھی نہ ملا ایک کمبل تھا اس سے سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے

پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا)

کِتَابَۃٌ طَوِیْلَۃٌ الذَّیْلِ۔ ایک لمبی تحریر

ذَیْمٌ۔ عیب برائی (جیسے ذامٌ ہے)

عَادَتْ مَحَامِدُہٗ ذَامًا۔ اس کی خوبیاں برائیوں سے بدل گئیں۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ۔ تم ہی مرو تم ہی پر برائی پڑے۔ (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے یہودیوں کو کہا۔ جب کہ انھوں نے السلام علیکم کے بدلے "السام علیکم" کہا تھا بڑے شریر تھے، کہو اس سے فائدہ کیا؟)

ذَامَہٗ۔ اس کی برائی بیان کی (جیسے ذَمَّہٗ)۔

ذَیْنٌ۔ عیب۔

لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الزَّیْنِ وَالذَّیْنِ۔ وہ ہنر اور عیب میں فرق نہیں کرتا۔ ذِیْ۔ یہ عورت اسم اشارہ ہے (جیسے تِیْ مونث قریب کے لئے)

تمّت

طالب دعا
سید نوزر عباس
سید احمد علی



میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

- فقہ الحدیث (اردو) ۔/۶
- فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ (فارسی - اردو) تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد۔ ۔/۵۰
- فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۲۴
- معجز نما متوسط قرآن مجید بڑا ترجمہ مع کامل تفسیر اردو (۵۳ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔
- قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز) ۔/۱۱۲
- قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۔/۲۴
- قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہارویؒ کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پہ) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۔/۱۸۶
- کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔/۴۰
- کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۔/۴۰
- کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۔/۲۴
- گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۲۲
- لغات الحدیث (عربی۔ اردو)
  - مجلد پارچہ جلد اول (ا۔ح) ۔/۶۲
  - " جلد دوم (خ۔ز) ۔/۶۲
  - " جلد سوم (س۔ض) ۔/۶۲
- مالا بد منہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۱۶
- مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۱۲
- مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو) گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۔/۱۲۰
- مصباح العوامل (شرح اردو شرح مأۃ عامل) مع شرح وترکیب بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ وحل مطالب وغیرہ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۲۰
- مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۔/۱۱۲
- معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۔/۱۲۰
- مفتاح عربی (عربی صرف ونحو) از مولوی نعیم الرحمن ایم اے گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۲۸
- مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔ ۔/۸۸
- منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۔/۱۸
- موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۔/۱۴۰
- میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۲۰
- نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۔/۷۲
- نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔/۱۰
- نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین (معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی ۔/۱۲۰

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی